یاعِبادَ اللہ تَخَلَّقُو بِاَخلاقِ اللہِ

درین ایام فرحت انجام این شیرین کلام مقبول آفاق

المسمے

دیوان مشتاق

تصنیف لطیف منشی سید محمد جان مشتاق دہلوے

در مطبع احمدی بمبئی مین چھپکر شایع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ وعلی اسم نبی الکریم

سر دیوان لکھون مطلع جو اوصاف محمد کا — قلم تیغ خجالت سے ہو سر کفار مرتد کا ؎

ملا تفسیر سے مطلب یہی میم مشدد کا — کہ سبکو ہر دو عالم مین وسیلہ ہے محمد کا

کرے دعوے نہ شاید ہمسری کا جاکے دنیا مین — اسی باعث کیا پیدا نہ سایہ آپ کے قد کا

سلاطین گنگ ہوئے اور طاق کسری گر پڑا یکسر — جہان مین غل ہوا سلطان عالم کی جو آمد کا

ہوئے لاکھون ہی نکتہ رس ازل سے آجتک لیکن — کسی سے حل ہوا عقدہ نہ اب تک میم احمد کا

دل وجان دین و ایمان خواہش وامید سب میرے — جو سچ پوچھو تو کیا ہے بس یہی اک ذکر احمد کا

ملا یہ مرتبہ مجھکو کہ امت ہون محمد کی — ادا ہو شکر کیونکر حق کے اس احسان بیحد کا

مثال مرغ بسمل روح قالب مین تڑپتی ہے — اندھیرا یاد آتا ہے مجھے جسوقت مرقد کا

نہ ہون مشتاق جنت کا نہ جویا جاہ و منصب کا
تمنا ہے کہ دکھلادے خدا جلوہ محمد کا

ہون مدح خوان جناب رسالت مآب کا — کیا خوف حشر کو ہے حساب و کتاب کا

مین جنتی ہون باعث ام الکتاب کا — کیا خوف حشر کو ہے حساب و کتاب کا

جب سے لیا وسیلہ شہ شیخ شاب کا — کیا خوف حشر کو ہے حساب و کتاب کا

ہے جس کو عشق شافع یوم الحساب کا
اوس کو نہین ہے خوف حساب و کتاب کا

ہمسر نہین ہے کوئی شہ لاجواب کا
نام خدا ہے نام محمد جناب کا

منظور تہا خدا کو کہ سایہ نہ ہو عیان
بالا ہے سر پہ ایک ٹکڑا سحاب کا

رخ والضحے تو زلف ہے واللیل آپ کی
اور جسم اک ورق ہے خدا کی کتاب کا

یون خیل انبیا مین ہین سردار مصطفے
جیسے غزل مین شعر کوئی انتخاب کا

مشتاق ہون ازل سے شہ لاجواب کا
کیا خوف حشر کو ہے حساب و کتاب کا

نہ ہوا گاہے سفر سوئے مدینہ اپنا
خاک یہ بہی کوئی جینے مین ہے جینا اپنا

وصف کس قامت بے سایہ کا لکہتا ہون مین
خامہ کیونکر نہ بنے ہمسر طوبے اپنا

رشک خورشید کف پائے محمد ہے ہمین
کہدو دکہلائین نہ موسے ید بیضا اپنا

وصف لکہتا ہون مین حضرت کے لب شیرین کا
کیون نہ مضمون ہو ہر ایک قندسی مٹہا اپنا

چہوڑ کر ہم در احمد کہو جائین کس جا
مومنو ہے یہی ماوے یہی ملجا اپنا

ناخدا جب کہ محمد سا پیمبر ہوجائے
غرق کس طرح سے پہر ہوگا سفینا اپنا

دیکہیے قبر مین مشتاق بنیگی کیسی
چاک اس غم سے سدا رہتا ہے سینا اپنا

کیا مرتبہ ہی احمد عالی مقام کا
شیدا ہے حق رسول علیہ السلام کا

واعظ ہون مست بادہ حب رسول سے
طالب نہ حور کا ہون نہ کوثر کے جام کا

محبوب کبریا پہ جو شیدا نہین ولا
بیشک وہ بدنصیب ہے دوزخ کے کام کا

اکبار مجہکو روضہ اقدس دکہائیے
مقصد یہی ہے ای مرے آقا غلام کا

رکھہ خوان عاجزی مین بصد عجز لایا ہون
یا مصطفےٰ قبول ہو تحفہ غلام کا

وہ تحفہ حقیر غلامون کا ہے یہی
یعنی مدام ورد درود و سلام کا

والفجر روئے پاک تو واللیل زلف کو
مضمون حق نے خوب لکھا صبح و شام کا

میرے نبی کے عارض پرنور سے بھلا
ہمسر ہو منہ کہان ہی یہ ماہ تمام کا

پہنا کے تن پہ جامہ لولاک آپ کو
سردار حق نے کردیا ہر خاص و عام کا

فرماوے کس کی شان مین ہے خیر امت
یہ مرتبہ ہے امت خیر الانام کا

نعت نبی کے لکھنے سے یہ مرتبہ ملا
مشتاق ہے جہان مرے شیرین کلام کا

عشق جس دلمین ترا اے مہ تابان ہوگا
دل وہ صد غیرت خورشید درخشان ہوگا

جس نے اوس غیرت خورشید کو دیکھا اکبار
شل آئینے کے وہ ششدر و حیران ہوگا

کفش برداری احمد یہان پائی جس نے
دیکھنا حشر مین وہ غیرت رضوان ہوگا

اوسکی تعظیم کو محشر مین اٹھینگے قدسی
جو کہ مداح رسول شہ ذیشان ہوگا

بے ریا جس نے محمد کی اطاعت کی ہے
بوریا اس کے لئے تخت سلیمان ہوگا

جو کوئی کاکل احمد پہ فدا ہے وہ دلا
گیسوئے حور سے جنت مین پریشان ہوگا

گرمی حشر سے صدمہ اسے کیونکر ہووے
جسپہ یا شاہ ترا سایہ دامان ہوگا

دیکھہ بیمار محمد کو مسیحا بولے
ایسے بیمار کا ہمسے تو نہ درمان ہوگا

تنگی قبر سے مشتاق ہون ہم غم کیونکر
جز خدا کون مرے حال کا پرسان ہوگا

یا نبی مجکو مدینے مین بلایا ہوتا
جلوہ حسن خدا داد دکھایا ہوتا

بخش گر اپنی غلامی کا کوئی اوسنے کام — رشک دارا مجھے پادشاہ بنایا ہوتا

بندے گر مجھے یثرب مین نہین بلواتے — کاش رویا ہی مین دیدار دکھایا ہوتا

صورت گرد پس قافلہ جاتا مین بہی ؞ — بخت خوابیدہ نے گر مجھکو جگایا ہوتا

ما سوا جنت و دوزخ کے کبہی اے واعظ — وصف رخسار نبی مجھکو سنایا ہوتا

ہوتے مسجود ملائک نہ کبہی آدم بہی ؞ — شرف نور محمد جو نہ پایا ہوتا ؞

تہی یہ حسرت مجھے لیجاتی مدینے قسمت — بخت نے ایسا مقدر کہین پایا ہوتا ؞

شمع رخسار محمد کا ہون پروانہ مین ؞ — بزم مین شمع کی مجھکو جلایا ہوتا ؞

روح کو خوف لحد سے نہین تن مین آرام
کاش مشتاق مین دنیا مین نہ آیا ہوتا

کوئی ذات محمد کی برابر ہو نہین سکتا — ملک جن و بشر مین کوئی ہمسر ہو نہین سکتا

کلیم اللہ خلیل اللہ بجا ہین اور روح اللہ — مگر ان مین کوئی معشوق داور ہو نہین سکتا

جو کوئی کفش بردار شہنشاہ دو عالم ہے — برابر اوس کے دارا اور سکندر ہو نہین سکتا

فراق مصطفے مین اشک جو آنکھون سے گرتا ہے — مقابل اوس کے مطلق لعل و گوہر ہو نہین سکتا

نبی کے عارض تابان سے کیا نسبت ہے یوسف کو — کہ ذرہ ہمسر خورشید خاور ہو نہین سکتا

عمل گر بجز و برے ہون بجز حب محمد کے — بیڑا پار ایک بہی تو روز محشر ہو نہین سکتا

یہ سب اسکا کرشمہ ہے کہ احمد بن کے خود آیا — وگرنہ ہو کے اک قطرہ سمندر ہو نہین سکتا

لکھو گر لاکھ سمجھانکو دل کے نعت کا مضمون — بجز تائید خالق کے سخنور ہو نہین سکتا

وہان شیدا زلیخا اور یہان مشتاق خود خالق
یہ وہ جلوہ ہے جسکا کوئی ہمسر ہو نہین سکتا

کرلیا جس نے کہ اک بار نظارا تیرا
جان و دل سے وہ بنا والہ و شیدا تیرا

فخر کی جا ہے کیا امت احمد ہم کو
شکر کیونکر ہوا خالق یکتا تیرا

یا خدا بہر نبی میری بہی فرما امداد
مین بہی اک عاجز و مسکین ہون بندہ تیرا

دو جہان سے وہ کرے دیدہ دل بند اپنے
یا محمد جسے ہوجاے نظارا تیرا

ہو زلیخا کی طرح یوسف مصری شیدا
دیکہ پائے جو کہین چہرہ زیبا تیرا

شب معراج مین تہا حسن کا نقشہ ایسا
محو نظارہ تہا خود خالق یکتا تیرا

بخت پر اپنے نہ مشتاق ہو نازان کیونکر
مدح خوان کہتی ہے خلقت اسے شاہا تیرا

اگر احسان فلک اتنا کیا ہوتا تو کیا ہوتا
مجھے کوئے محمد لے گیا ہوتا تو کیا ہوتا

یہی حسرت رہی دل مین کہ اس شاہ دو عالم نے
حضوری مین طلب مجھکو کیا ہوتا تو کیا ہوتا

عروج بخت پر میرے فلک کو رشک آجاتا
مجھے خاک در احمد کیا ہوتا تو کیا ہوتا

در اقدس پہ بلوا کر مریض عشق کا حضرت
کچھ اس کے درد کا چارہ کیا ہوتا تو کیا ہوتا

سحر سے شام جس جا کا بہت تاریک ہے وہ گھر
اگر شمع عمل ہمرہ لیا ہوتا تو کیا ہوتا

عمل لاکھوں کئے اے دل ہوا حاصل نہ کچھ تجھکو
وظیفہ نام احمد کا کیا ہوتا تو کیا ہوتا

ق
لکہا ہوتا کاتب قدرت نے مجھکو واصف احمد
مقدر مین اگر یہ بہی لکھا ہوتا تو کیا ہوتا

کہ ہوتا جیتے جی مجھکو بہی دیدار رسول اللہ
یہ رتبہ لطف سے حق نے دیا ہوتا تو کیا ہوتا

ترے مشتاق کا پیارے وظیفہ ہے یہی ہر دم
حضوری مین طلب مجھکو کیا ہوتا تو کیا ہوتا

جو کہ شیدائے خیر الوری ہو گیا
وہ پسندیدہ کبریا ہو گیا

جسکا دل گیسوئے مصطفے مین پہنسا
نید غم سے وہ بشیک رہا ہوگیا

کل خدائی دیکہو میرا ماہرو
دلربا دلربا دلربا ہوگیا

ماہ بطحے سے ہان آفتاب فلک
بے ضیا بے ضیا بے ضیا ہوگیا

شکر صد شکر ذات نبی کے سبب
منکشف راز قالوبلے ہوگیا

ظلمت کفر بالکل ہوئی کل العدم
جلبسے نور نبی جلوہ زا ہوگیا

جسنے سرتابی کی آپ کے حکم سے
قہر خالق مین وہ مبتلا ہوگیا

اک نظر جسنے دیکہا نہین ولسے وہ
ہان فدا ہان فدا ہان فدا ہوگیا

رحمت حق ہے مشتاق جسکے سبب
تو مدیح رسول خدا ہوگیا

حکم باری سب پہ ہے یہ آج جاری دیکہنا
آتی ہے جگ مین محمد کی سواری دیکہنا

آمد سلطان عالم کے سبب اے مومنو
اندنون کیسی شیاطین پہ ہے خواری دیکہنا

ہوگئے قربان اوس شاہ جہان پر اولین
اب فدا ہونے کو آئی میری باری دیکہنا

پہر خالق ایک نظر ہم پر بہی سلے ابر کرم
حد سے گذری ہے ہماری اشکباری دیکہنا

دیکہہ لے سیماب کو آتش پہ رکہکر وہ بشر
جس کو ہو منظور میری بیقراری دیکہنا

عشق احمد سے ہوا ناچیز سے کچہہ چیز مین
ہوگیا خاکی پہ کیسا فضل باری دیکہنا

عاصیون کی شرم محشر مین تمہاری ہاتہہ ہے
ہو کہین جسمین نہ ہمکو شرمساری دیکہنا

جس نے اوس خورشید عالم کا نظارہ کر لیا
اوس کو کب لازم ہے ماہ ماہواری دیکہنا

لکہہ تو پہلے شعر دندان نبی کے وصف مین
ہوتی ہے مضمون کی پہر کیا آبداری دیکہنا

جسکا عاشق ہے خدا اوس کی ہمین الفت ہوئی
اوج پر ہے کس قدر قسمت ہماری دیکہنا

کیا ملک کیا جن و انسان خود خدا مشتاق ہے
میرے دلبر کی ہے صورت کیا ہی پیاری دیکھنا

کون ہے جگ مین احمد سا نور اسیکا ہے سب جا
جان و دو عالم اوسپہ فدا نور اسیکا ہے سب جا

حق کی عنایت سے ہے اوپر ختم رسالت ہے اوسپر
ثانی احمد ہے کس جا نور اسیکا ہے سب جا

عارض روشن پہ اوس کے شمس و قمر بہی ہین صدقے
حامی ہے وہ امت کا نور اسیکا ہے سب جا

رتبہ اسیکا ہے پایا ختم نبی ہے کہلایا
اوسپہ قرآن ہے آیا نور اسیکا ہے سب جا

پائی اوس نے ہے معراج رحمت حق کا سر پر تاج
مالک ہے جز و کل کا نور اسیکا ہے سب جا

خلد و سقر عرش و کرسی جن و ملک اور آدم بہی
نور سے اوس کے ہین پیدا نور اسیکا ہے سب جا

احمد سب سے ہی فایق اوسکا مشتاق ہے خالق
دلبر ہے کل عالم کا نور اسیکا ہے سب جا

ردیف بائے موحدہ

بخت واژون میرا گر مجھکو دکھائے یثرب
جان فدا شہ پہ کرون تن کو فدائے یثرب

غنچہ دل تپش ہجر سے مرجہایا ہے
کاش اسی طرف بہی آجائے ہوائے یثرب

قامت احمد بے مبہم پہ شیدا ہون مین
اس لئے مجھکو ہے مرغوب ثنائے یثرب

بہول کر خواہش جنت نہ ہو رضوان کو کبھی
خواب مین دیکھے گر ایک بار فضائے یثرب

ہے یہ امید کہ مر کر بہی نہ نکلون واہان سے
گر محمد مجھے اک بار بلائے یثرب

جذبہ دل مجھے لے خبر کردیتا
قافلہ گر کوئی اس سمت سے جائے یثرب

وہ بہی دن ہووے کہ مشتاق ہو مقبول دعا
روز و شب ہاتھ اٹھائے ہوئے برائے یثرب

ہے یہی مدعا شہریار عرب
رخ انور دکھا شہریار عرب

اپنی الفت کا ساقی کوثر پلا
ایک ساغر پلا شہریار عرب

ہند سے دل تنگ آیا ہے
اب مدینے بلا شہریار عرب

نفس و شیطان ہیں درپے ایمان
ان سے مجھکو بچا شہریار عرب

بحر عصیان میں غوطے کھاتا ہون
تو کنارے لگا شہریار عرب

جب دم واپسین ہو منہ سے میرے
نکلے کلمہ تیرا شہریار عرب

زیر دامان روز محشر میں
مجھکو لینا چھپا شہریار عرب

نام نامی ہے آپ کا احمد
اور لقب مصطفے شہریار عرب

اپنے گیسو کا اے حبیب خدا
مجھکو خوشبو سونگھا شہریار عرب

مالک دو جہان شفیع امم
تم کو حق نے کیا شہریار عرب

ہو نہیں مشتاق ایک مدت سے
اپنا جلوہ دکھا شہریار عرب

الٰہی فضل سے اپنے دکھا دیار عرب
گذر گیا ہے بہت حد سے انتظار عرب

بجائے سرمے کے آنکھوں میں لگاؤن میں
صبا جو لائے کبھی اس طرف غبار عرب

نہیں ہے خواہش باغ جنان مجھے یارب
دلی دکھا مجھے اکبار تو بہار عرب

جو اہل تاج زمانہ تھے وہ ہوئے گمنگے
ہوا جہان میں جو پیدا وہ نامدار عرب

رہے نہ چاہ زلیخا کی دل میں یوسف کی
نظر جو آئے ابو سے جلوہ نگار عرب

مجال کیا حضر عیسے کی پہنچے اوس جا تک
گیا جہان شب معراج راہوار عرب

مدینے شاہ کے مشتاق ہمارے جو آئے
مدد ای بخت کہ ہون میں امیدوار عرب

یہ آکے روح الامین پکارے کہ آج شب ہے
معراج کی شب
زمین سے لے چرخ ہفتمین تک تمام عالم ہے
نور آگین
ملک جو کہتے ہین ہم ہین قربان تو حورین کہتی ہین
ہم تصدق
خدا نے مشتاق آپ کا شاہ براق دیکر مجھے
ہے بہیجا

اُٹھو پیارے اٹھو پیارے کہ آج شب ہے
معراج کی شب
ملک دو رویہ کھڑے ہین سارے کہ آج شب ہے
معراج کی شب
اب آتے ہین پیشوا ہمارے کہ آج شب ہے
معراج کی شب
بڑھینگے رتبے عجب تمہارے کہ آج شب ہے
معراج کی شب

کہین ہین موسے کہین ہین عیسے کہین کھڑے ہین خلیل و یوسف
درود خوان ہین یہ حق کے پیارے کہ آج شب ہے معراج کی شب

وہ دن ہو کاش کہ یہ خاکسار جائے عرب
رہے نہ باغ جنانمین یقین ہے رضوان بھی
نسیم خلد جو آئی تو مین یہی سمجھا
نبی ہمارے ہے ہادی مرسلان یارو
جسے کہ سیر جہان دیکھنا ہو دنیا مین
الٰہی آرزوے دل کی یہ تمنا ہے

بسی ہے عرصہ سے دلمین تمام ہوائے عرب
اگر وہ خواب مین ایک بار دیکھ پائے عرب
خدا نے بھیجی ہے اسطرف بھی ہوائے عرب
سند قرآن کی وہ رکھتا ہے پیشوائے عرب
ذرا یہ کہدو عزیز و اوسے کہ جائے عرب
زبان و دہن مین ہے جبتک لکھون ثنائے عرب

مدینے جائیگا مشتاق شاہ سر کے بل
اگر وہ افسر شاہان مجھے بلائے عرب

پہنچا دے کوئی اوس شہ ابرار کے قریب
جان نکلے تن سے روضۂ انوار کے قریب

چاہتے ہو زر تو جائے زر دار کے قریب
یون موئے زلف بکھرے ہین رخسار کے قریب

جاو لگا مین تو احمد مختار کے قریب
کالی گھٹا ہو جون مہ انوار کے قریب

آیا جو وقت نزع تصور حضور کا
گویا مسیح آگیا بیمار کے قریب

بیشک وہی ہین عاشق صادق جہان مین
ہر وقت جو رہین در دلدار کے قریب

کیا آپکا مین کشتۂ تیغ ادا نہین
آئے کبھی نہ آپ دل افگار کے قریب

مشتاق ہون مدینے مین مدفن کو جا ملے
بلبل کو آشیانہ ہو گلزار کے قریب

ردیف تائے فوقانی

تمنا ہے کہ دیکھون اوس شہ مغفور کی صورت
ہے دار احسکے در پہ بندہ مجبور کی صورت

مثال خار غنچہ سو کھہ کر جسطرح ہو جاوے
نبی ہجر نبی مین یون دل رنجور کی صورت

بسی آنکھونکی پتلی مین سینۂ لف نبی جب سے
نظر مین روز روشن ہی شب دیجور کی صورت

خدا کی خاص رحمت ہو وہ یا عشق نبی ورنہ
کہان مین بندۂ خاکی کہان وہ نور کی صورت

یہ برکت ہی محمد کے قدم کی جو بچا کعبہ
جلاتی ورنہ اسکو بھی تجلی طور کی صورت

زبان سے راز میم احمدی گر کہدیا اے دل
تجھے بھی دار پر کھینچینگے جون منصور کی صورت

گل رخسار احمد کا نظارا کر لیا جس نے
نظر مین خار ہے مشتاق اوسکے حور کی صورت

ذرا رخ سے پردہ اٹھا دیجے حضرت
مجھے مثل موسے گرا دیجے حضرت

مرا غنچہ مدعا ہو شگفتہ
ادا سے ذرا مسکرا دیجے حضرت

کرون مین فراموش سب جب دنیا
نظر آئے ہر شے مین جلوہ تمہارا
تمنا ہے مدفن کو میرے خدارا ؛؛
ہے روشن جہان یہ تمہارے قدم سے
مرے خرمن جرم پر اب کرم ہے ؛؛
بہتین خلق کہتی ہے رشک مسیحا
طبیعت ہے خوف لحد سے ہراسا
غضب ہے کہ بہولا ہون مین فکر عقبے
عجب خواب غفلت نے ہے آگی گہیرا
سہون درد فرقت کہو ہائے کب تک
پہرون دربدر ہند مین ہائے کب تک
برہنہ ہے ملبوس تقوی سے خادم

کوئی ساغر ایسا پلا دیجے حضرت
مرے دلکو ایسی جلا دیجے حضرت
مدینے مین تہوڑی سی جا دیجے حضرت
چہرادو مجہے آپ لد غم سے ؛؛
زرا برق بخشش گرا دیجے حضرت
زعصیان مجہے بہی شفا دیجے مولا
کسیطرح یہ غم مٹا دیجے حضرت
ستم ہے غریق گنہ ہون سراپا
خدارا مجہے اب جگا دیجے حضرت
یہ رنج و مصیبت سہون ہائے کب تک
مجہے اپنے در پر بلا لیجے حضرت
اڑہا دیجے دامن زلطف و ترحم

ہون مشتاق مدت سے یاشاہ اکرم ؛
مجہے اپنا جلوہ دکہا دیجے حضرت

کہدو رضوان سے کہ مجہکو نہ دکہائے جنت
جسنے صحرائے مدینے کی ہوا کہائی ہے
دیکہ لے گر ترے کوچے کی فضا یا احمد
لطف جس دل نے تیرے کوچے کا پایا کبہی
عاشق حور ہے معلوم ہوا اے واعظ

وحشت یثرب ہے مرے دل کو بہائے جنت
اوس کو کیا خاک پسند آئے ہوائے جنت
ہے یقین شرم سے منہ اپنا چہپائے جنت
یا محمد کبہی اوس دل کو نہ بہائے جنت
اسی باعث سے تو کرتا ہے ثنائے جنت

مین وہ شیدا ہون محمد کا کہ دیکھون نہ کبھی
لاکہہ انداز مجھے اپنے دکھائے جنت

لطف تو جب ہے کہ مشتاق بروز محشر
سو خوشامد سے مجھے آپ بلائے حضرت

دکھاوے بخت مجھکو تو میرے دلدار کی صورت
شفیع الحشر یعنی احمد مختار کی صورت

خس و خاشاک یثرب کی ہے وقعت جسکی نظرون مین
گل جنت نظر آتے ہین اوسکو خار کی صورت

تپ ہجر محمد نے بڑھایا ضعف اس درجہ
پڑا رہتا ہون بستر پر سدا بیمار کی صورت

جو ذکر مولد احمد کو کہتا ہے کہ بدعت ہے
خداوندا نہ دکھلا ایسے بدکردار کی صورت

تصور مین دردندان حضرت کے جو روتا ہون
تو بنجاتا ہے ہر قطرہ در شہوار کی صورت

یہان تک کہائے ہین مین نے گل ہجر رسول اللہ
بنا ہے اندرون سینہ مرا گلزار کی صورت

مین ہون مشتاق مدت سے خدا تو اپنی رحمت سے
کسی صورت دکہا دے سید ابرار کی صورت

ردیف الثاء

الغیاث اے شاہ شاہان الغیاث
ہون بہت حق سے پشیمان الغیاث

توشہ عقبے نہین کچہہ وائے غم
بہر لیا عصیان سے دامان الغیاث

مور سے بہی ہون ضعیف و ناتوان
اے مرے رشک سلیمان الغیاث

یا محمد وقت استمداد ہے
چارہ ساز دردمندان الغیاث

نفس کے ہاتہون بہت نالان ہون مین
در پئے ایمان ہے شیطان الغیاث

عاصیون کے سر پہ ہو محشر کے دن
سایہ افگن تیرا دامان الغیاث

نا خدائی کیجے مشتاق کی
موج زن ہے بحر عصیان الغیاث

ردیف الجیم

باغ جہان مین آئی نسیم بہار آج
ہر شاخ سبز پوش ہے مثل نگار آج

آمد چمن مین آج ہے کس نونہال کی
کیون سرو جھوم جاتے ہین مستانہ وار آج

نرگس کو کس کی چشم فسونگر کا ہے انتظار
لالہ ہے کس کے عشق مین یون داغدار آج

سوسن زبان حال سے آکے وجد مین
کس پر درود پڑھتی ہے یون بار بار آج

جس کے سبب سے خلق مین خالق کا ہے ظہور
رونق فزائے بزم ہے وہ ذی وقار آج

تم بھی ادب سے مومنو صل علے پڑھو
خوش ہوگی تم سے روح شہ نامدار آج

جا بجا نہین ہے ناز کہ ہون ذاکر نبی
حاصل کلیم کا ہے مجھے افتخار آج

لکھا ہے وصف عارض تابان مصطفے
چمکے نہ شعر کیون مرا خورشید وار آج

حور و ملک مین شور یہی تھا شب عروج
آتا ہے سیر خلد کو رفرف سوار آج

اللہ رے تجلی شمع رخ رسول
انسان تو کیا ملک بھی ہین پروانہ وار آج

مشتاق تو بھی سختی مرقد سے مانگ امان
ہان جوش پر ہے رحمت پروردگار آج

اللہ رے زیبائے حضرت شب معراج
جس سے تھی خجل ماہ کی صورت شب معراج

موسے کو کہان طور پہ یہ مرتبہ حاصل
ق
حاصل ہے محمد کو جو رفعت شب معراج

اون کے تو فقط ساتھ مین جالیس ہزار تھے
یان لاکھون فرشتون کی جماعت شب معراج

پہنچے ہین نبی عرش پہ نعلین کو پہنے
پائی مرے حضرت نے یہ عزت شب معراج

اللہ نے فرمایا کہ جو مانگو وہ بخشون
ق
ہے جوش پہ دریائے محبت شب معراج

ان عوض خدا بخشدے تو اپنے کرم سے
ہے سب سے پیاری مجھے امت شب معراج

سرکار الٰہی سے مرے پیارے نبی کو
مشتاق ملا تاج شفاعت شب معراج

قصیدہ درصفت بارہ امام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین

ہم سب کے پیشوا ہین یہی تین چار پانچ ٭٭ اور عاشق خدا ہین یہی تین چار پانچ
مشکل مین اور بلا مین دم نزع گور مین ٭ رہبر ہین رہنما ہین یہی تین چار پانچ
دریائے معرفت کے شناور تو لاکھہ ہین ٭ پر درّ بے بہا ہین یہی تین چار پانچ
جنکے سبب سے خلق مین خالق کا ہے ظہور ٭ وہ مظہر خدا ہین یہی تین چار پانچ
نور خدا سے نور نبی کا ظہور ہے ٭٭ اور نور مصطفےٰ ہین یہی تین چار پانچ
گہر تک رضائے حق مین جنہون نے لٹا دیا ٭ وہ معدن سخا ہین یہی تین چار پانچ
جاری ہے جنکے فیض سے نہر وفا سخا ٭ وہ چشمہ عطا ہین یہی تین چار پانچ
قبضہ ہے جنکا شرق سے تا غرب مومنو ٭ وہ تیغ لافتا ہین یہی تین چار پانچ ٭٭

مشتاق سچ تو یہ ہے کہ دونون جہان مین
مقبول کبریا ہین یہی تین چار پانچ

ردیف المار

خیال زلف یعمیر ہے دلمین جان کیطرح ٭ بنی ہے صورت دل سرو بوستان کیطرح
تمہارے ہجر مین یا شاہ ایک مدت سے ٭ تڑپ رہا ہون مین فرقت مین نیمجان کیطرح
الٰہی کون سے گلرو کی آمد آمد ہے ٭٭ کہ سرو باغ مین جھومین ہین مجوشان کیطرح

نسیم کوئے محمد سے گر مجھے سرسبز ؎
کہ باد ہند سے کملا دیا خزان کیطرح

ہو ساتھ قافلہ شوق و آرزو میرے ؎
روان ہون سوئے مدینہ تو کاروان کیطرح

محبوب حب محمد عجیب دولت ہے ؎
عزیز اس کو رکھو لیں نقد جان کیطرح

تلاش جلوہ احمد مین مر مٹا ایسا ؎
نشان مرا نہین ملتا ہے بے نشان کیطرح

الٰہی حسرت دیدار ماہ بطحےٰ مین ؎
دل و جگر مرے صد پاک ہین کتان کیطرح

خدا کا اور ہی مشتاق دلربا کوئی ؎
بتاؤ تو ہے کہین شاہ انس و جان کیطرح

ہے لیل گیسو تو فجر مطہر اور ہین جو کوثر تو والضحیٰ رخ
ہے نون چشم نبی کی مدحت تو پوری تفسیر ال اتی رخ

ابھی اٹھا تھا اسنے برقعہ کہ غش مین آئے کلیم دیکھو
نہ جانے کیا حال ہوتا انکا دکھاتا گر میرا دلربا رخ

قتیل ابرو ہے غمزہ کا گھائل اسیر کاکل ہو جسکا عاشق
ادا پہ مائل ہو جس کے خالق کسیکا ایسا کہان ہلال رخ

وہ قد کا صدقہ ہے جسپہ طوبیٰ قد اصد آپ مرغ صد ؎
ہمارا رخ ہی وہ رخ کہ گلگون کیے ہوئے جس پہ قربان ہزار ہا رخ

نگار میرا جو بن سنور کے ہو لب سیر فلک کا خواہان
وہ جسکا حسن صبیح کا جلوہ کہ دیکھ جو نے چھپا لیا رخ

کہاں ہی حسین یوسف کہ القمر ہو صفت جبین کی
مگر یہ رتبہ ہے مصطفیٰ کا اوہین کا ایسا ہے پر ضیا رخ

عیان ہے صورت سے شان باری نکیون ہو مشتاق شان باری
سیاہی شام ابد کی کاکل صبح ازل ہے بجا تیرا رخ

ردیف الدال

رتبہ ہے کیا مصطفیٰ یا صلی علیٰ محمد ؎
کہتا ہے تمکو خالق یا مصطفیٰ محمد ؎

عیسیٰ کو کب ہے رفعت جیسے فلک پہ زاہد
ہے تکیہ گاہ تمہارا عرش خدا محمد

پردہ میں میم کے چھپ آیا ہے آپ خالق
سمجھا نہ رمز کوئی گیا ہے بھلا محمد ؞

بخشی خطائے آدم حق نے بفضل و احسان ؞
جس دم لیا ہے اوس نے نام آپ کا محمد

منکر نکیر آکے بولیں نہ قبر میں کچھ ؞
شیدائے مصطفے گر بولے کہ یا محمد ؞

دیکھو یہ بھید کیا ہے کہتا ہے رب اکبر
میں جانوں مصطفے کو مجھکو میرا محمد

واصل ہو حق سے ایسے جیسے کہ جان و تن ہے
حق سے نہ تم جدا ہو نا تم خدا محمد

یسین وصف دندان اور والقلم ہے بینی
ہے نون چشم حق بین صل علی محمد

شیدا تمہارا خالق مشتاق تم خدا کے ؞
معشوق خود ہے عاشق تم دلربا محمد

دکھلا دے خدا مجھکو بھی دیدار محمد
ڈرتا ہے تپ ہجر سے بیمار محمد ؞

گل بحر خجالت میں ابھی رشک سے ڈوبیں
گر آئے نظر سرخی رخسار محمد ؞

ہوتا کبھی شیطان نہ سزاوار جہنم ؞
کمبخت نہ کرتا اگر انکار محمد ؞ ؞

من رانی فقد کا ہے یہی ہمسے تقاضا
دیدار خداوند ہے دیدار محمد ؞

کر دیتا ہے مفلس کو غنی چشم زدن میں
کیسی ہے سخی دیکھو تو سرکار محمد

جاروب کشی کوچہ حضرت کی ہے شاہی
ہے ظل ہما سایہ دیوار محمد ؞

کیوں نغمہ سرائی نکروں نعت نبی میں ؞
مشتاق ہوں میں بلبل گلزار محمد ؞

زمین آسمان ہر دو ہیں خوان احمد
بنایا ہیں حق نے مہمان احمد

آیت لنزاک من المحسنین ؞ ؞
یہ ادنا سا ہے وصف احسان احمد

بشر مدح خوان ہو تو کیا ہے تعجب
خدا آپ خود ہے ثنا خوان احمد

الٰہی قیامت مین تیرے کرم سے
ہو سایہ فگن سر پہ دامان احمد

خدا عاشقان نبی کا ہے شیدا
یہ رکھتے ہین رتبہ غلامان احمد

ایک عرصہ سے دلمین لو لگی ہے
ہون مین بہی شمع شبستان احمد

کہینگے یہ محشر مین مشتاق قدسی
وہ آتا ہے دیکہو ثناخوان احمد

ادب سے لے محبان محمد
پڑہو صلوٰۃ بر شان محمد

ملک منہ چومتے ہین گرد پہ گر
جب ہوتا ہون ثناخوان محمد

گہر ہوے تو ہو کچہ اوس کی قیمت
کہ لاقیمت ہے دندان محمد

جسے تم لامکان سمجہے ہوے ہو
وہی ہے خاص ایوان محمد

وہ رضوان سے بہی ہے رتبہ مین افزون
عزیزو جو ہے دربان محمد

خداوندا بحق آل احمد
کفن ہو میرا دامان محمد

مین ہون مشتاق پڑہے ایک قصیدہ
سناو اور در شان محمد

خوشا وقت جہان مین ہے شہ ذیشان کی آمد
شفیع الحشر یعنے صاحب القران کی آمد

نہ کیون بزم حسینان جہان ہو درہم برہم
ہے ان روزون جہان مین دلبر یزدان کی آمد

گیا داود و سلیمان و خلیل و موسے و عیسے
اب اس تخت زمین پر ہے بڑے سلطان کی آمد

سفین ہے کشتی امت کو غم کچہ بحر عصیان سے
جہان مین نوح کی ہے آج کشتی بان کی آمد

لقب پایا ہے جسنے رحمت اللعلمین حق سے
مجو ہے اوسی اب رحمت رحمان کی آمد

نہ کیون معدوم شرک و کفر کی ظلمت جہانسے ہو
کہ عالم مین ہو رشک منور لمعان کی آمد

اگر حق پوچھیے ہو مجھسے اے مشتاق تو سن تو
دو عالم کے دل و جان آہ ایمان کی آمد

حبیب خالق اکبر محمد
صفوف انبیا و مرسلین مین
نہ کنعان پہ شید ایک زلیخا
بشر تو کیا ملائک کے بلاشک
نہ ہونگے مہربان مان باپ ایسے
یہ سچ ہے عیسی و موسی ہین مرسل

مقرر ساقی کوثر محمد
بلاشک حاکم و افسر محمد
خدائی کے بنے دلبر محمد
ہوے ہین رہنما رہبر محمد
ہین جیسے مہربان ہمپر محمد
نگران سب ہے ہین برتر محمد

ہین ہون مشتاق حضرت ورد ہے یہہ
حبیب خالق اکبر محمد ::

نہ خواہش عز و جاہ مجھکو نہ زر ہے درکار یا محمد
غم جدائی مین سہون کب تک کہان منتظر مین رہون کہانتک
ہے جان لیتا غم جدائی عدو ہوے افسوس کل خدائی
تمہاری فرقت نے مجھکو مارا سبھی جہانین مرا گذارا
کہو کسی درد دل سناؤن یہ حال ابتر کسی دکہاؤن
تمہین ہو محبوب رب اکبر تمہین ہو بیشک شفیع محشر
تمہارا وہ حسن دلربا ہے کہ جسکا مشتاق خود خدا ہے

یہ التجا ہے کہ بہر خالق دکہا دو دیدار یا محمد
خراب و خستہ پہرون مین کبتک دکہا دو دیدار یا محمد
نہ جانون تم تک ہو کب رسائی دکہا دو دیدار یا محمد
مدد کرو اب مری خدارا دکہا دو دیدار یا محمد
مرے حامی اپنا کسی ار بناؤن دکہا دو دیدار یا محمد
ہے تاج رحمت تمہارے سر پر دکہا دو دیدار یا محمد
تمام عالم کی جان فدا ہے دکہا دو دیدار یا محمد

ردیف الذال

شیخ جی دیکھے ہیں یوں آپ نے اکثر تعویذ
نام احمد سے ہی دیکھا کہیں بڑھ کر تعویذ

دل کی تسخیر کو ہے یہی عظمت کافی
گر لکھے وصف محمدؐ کا مگر تعویذ

یوں تو گر ڈالے بہت گنڈے پلیتے ہم نے
پر نہ پایا کوئی اس نام سے بہتر تعویذ

ہو تپ ہجر جسے ورد محمدؐ وہ کرے
دم میں سب مرض مٹاتا ہے یہ اکثر تعویذ

خوف محشر کی حرارت سے جو بچنا چاہو
نام احمد کا لکھو اپنے جبین پر تعویذ

سختی نزع میں اور گور کی تاریکی میں
حب احمد ہی کا کام آتا ہے اکثر تعویذ

ہو نہ مشتاق کبھی مہر سلیمانی کا تو
نام احمد کا کندہ ہے جس کے جگر پر تعویذ

ردیف الراء

اے دلبر نازک ادا از لطف سوئے من نگر
وے ماہ شرم و حیا از لطف سوئے من نگر

در خواب من یک شب بیا از بہر حق جلوہ نما
محو تجلی کن مرا از لطف سوئے من نگر

رنگ رخت اے سیمتن رشک فضائے نسترن
گیسوئے تو مشک ختن از لطف سوئے من نگر

اے سرو قد رحسم تو زیبا قبائے سروری
ختم است بر تو دلبری از لطف سوئے من نگر

از ہیبت روز جزا در دل قلق دارم بسا
آزاد زان کن حشر تا از لطف سوئے من نگر

من جرم بیحد کردہ ام از حق بسے شرمندہ ام
بر تو رجوع آوردہ ام از لطف سوئے من نگر

من بینوا مسکین گدا تو شاہ سلطان من
مشتاق ام اے جان من از لطف سوئے من نگر

ذکر محبوب خدا اے دل سنانا ہے ضرور
کفر پہ اسلام کی عظمت جتانا ہے ضرور

عاشقان باصفا پڑہتا ہون وصف مصطفی — تمکو بہی یہ ذکر سنکر سر جہکانا ہے ضرور

عیش خانہ جس کو سمجھے ہوئے ہے زندان سرا — اس طرف کب تمکو اپنا دل لگانا ہے ضرور

نزع کی منزل سے چلکر قبر مین ہوگا قیام — اور وہان سے پیش حق ایک روز جانا ہے ضرور

ہے صراط پل غرزہ بال سے باریک تر ہ — لیکن اسپر ہمین ایک روز جانا ہے ضرور

حشر کے میدان مین شور نفسی نفسی ہوے جب — مصطفے کو حامی اوس جا کا بنانا ہے ضرور

لکھہ کے لے مشتاق وصف عارض تابان شاہ
مجھکو تاریکی مرقد کا مٹانا ہے ضرور

پڑہو درود احمد عالی مقام پر — جائے جو آے صبا تو نبی کے مقام پر

کرنا یہ عرض میری طرف سے کہ اے شہا — ہو اک نظر کرم کی اس اپنے غلام پر

آیا جو در پہ آپ کے مقبول حق ہوا — جاری ہے فیض آپ کا ہر خاص و عام پر

زاہد ترے کلام کا کیا اعتبار ہے — ایمان کو تو نے بیچ دیا کوثر کے جام پر

شیدائے مصطفے کا یہ رتبہ ہے واعظا — عاشق خدائے پاک ہے اوس نیکنام پر

طوبے فدائے قد ہے تو عارض پہ گل فدا — قربان لعل شہ کے لب لالہ فام پر

ٹل جائے دم مین آئی ہوئی سر سے سب بلا — بہیجو اگر درود محمد کے نام پر

انسان تو کیا ملک بہی نہ پہنچے وہان تلک — معراج مین گئے ہین نبی جس مقام پر

مشتاق ہون کہ آپکے صدقے مین یانبیا
سختی نزع ہو نہ تمہارے غلام پر

ردیف الزا

وائے حسرت کوئی مقصد بھی بر آیا نہ ہنوز ؛ مصطفیٰ پیارے نے دیدار دکھایا نہ ہنوز

آ گئی سر پہ اجل رہ گئی حسرت باقی نہ ؛ در اقدس پہ مجھے شہ نے بلایا نہ ہنوز ؛

واعظا عمر کٹی وصف جنان مین تیرے ؛ حیف کچھ وصف مدینے کا سنایا نہ ہنوز

اے صبا خاک مدینہ کا بنا کر سرمہ ؛ لا کے آنکھون مین مرے تو نے لگایا نہ ہنوز

رہا مدینے مین کہ امسال ہے تیری طلبی ؛ کسی زائر نے یہ مژدہ بھی سنایا نہ ہنوز

ہند سے کاش مدینے کو روانہ ہوتا ؛ بخت نے ایسا مقدر میرے پایا نہ ہنوز

تنگی قبر سے مشتاق تیرا ہے پر غم
ہا محمد مجھے اس غم سے چھڑایا نہ ہنوز

اے فلک لیکے مجھے چل شہ ابرار کے پاس ؛ شافع روز جزا احمد مختار کے پاس

کام کیا جاؤن جو مین صاحب زردار کے پاس ؛ ہمدمو جا نہ و بس دلبر غفار کے پاس

میری بیتابی کی للہ خبر کر دینا ؛ اے صبا جائے جو تو اس شہ ابرار کے پاس

ملک الموت ٹھہر جا تو ذرا اے خالق ؛ پہنچ لینے دے مجھے تو در دلدار کے پاس

یاد احمد دل مردہ کے لئے ہے ایسی ؛ جیسے آجائے مسیحا کسی بیمار کے پاس

یا نبی حشر مین اعمالون کی پرسش ہو جب ؛ عیب پوشی مرے فرمائیے ستار کے پاس

اپنی مشتاق کی حالت سے ہو ماہر حضرت
حاجت اظہار کی کیا کاشف اسرار کے پاس

کیسی قسمت میری خالق نے بنائی افسوس ؛ دولت دید نبی ہاتھ نہ آئی افسوس

عمر آخر ہوئی ہیہات اسی حسرت مین ؛ نہ ہوئی کوئے محمد مین رسائی افسوس

کفش بردارئ احمد مجھے حاصل ہوتی ؛ ایسی تقدیر نے قسمت نہیں پائی افسوس

لا کے آنکھون سے مرخاک در پاک نبی
تا دم مرگ یہی شکوہ کر دلگا اے صبا
یا نبی خواب مین بہی جو نکتا ہون رو رو کرنہ

عوض سرمہ کسی نے نہ لگائی افسوس
نگہت زلف محمد نہ سنگہائی افسوس
اسقدر دہشت مرقد ہے سمائی افسوس

تو نے مشتاق نبی مجہکو بنا کر خالق
کیا غضب ہے کہ وہ صورت نہ دکہائی افسوس

ردیف الشین

کیا کر رہا ہے تو اے دل بے خبر تلاش
کہتا ہے نحن واقرب خلاق لم یزل
آجائے نقش پائے محمد کہین نظر
مسکن وہ اپنا کوئے محمد کو لے بنا

راضی خدا ہو جسمین وہی راہ کر تلاش
غافل تو کر رہا ہے عبث دربدر تلاش
شمس و قمر کو ہے یہی شام و سحر تلاش
اے دل جسے ہو باغ جنان کی اگر تلاش

پہنچون کسی طرح در دولت پہ شاہ کے
مشتاق دل کو ہے یہی آٹھون پہر تلاش

ردیف الصاد

محمد مصطفے نور خدا اخاص
محمد سا کوئی دونون جہان مین
یہ ہے تفسیر ما ذاغ البصر کی
دعا مقبول ہو میری یہ خالق

محمد مالک شاہ و گدا اخاص
نہین ہے کوئی مقبول خدا اخاص
محمد ما یہ شرم و حیا خاص
تو شافع روز جزا خاص

الٰہی الامان از وقت نزع ؏
کہ خائف جس سے تھے سب انبیا خاص

نہ کیجیو سختیٔ مرقد خدایا
طفیل آل پاک مصطفے خاص

مدینہ نام ہے جس سرزمین کا
نزول رحمت حق ہے وہ جا خاص

الٰہی جنت الفردوس با دین
مرے احباب میرے اقربا خاص

مین ہون مشتاق مدت سے الٰہی
دکہا دے روضۂ خیر الورا خاص

ردیف الضاد

جاری ہے دوجہان مین مرے پیشوا کا فیض
مقبول کردگار شہ لافتا کا فیض

ہوجاتی غرق کشتی امت عذاب مین
کرتا جو ناخدائی نہ گر مصطفے کا فیض

دلوائی عاصیون کو جہنم سے مخلصی
دیکھو تو کس قدر ہے رسول خدا کا فیض

ٹلتی ہے نام لینے سے آئی ہوئی بلا
واللہ کیا ہے نام شہ باصفا کا فیض

چشم زدن مین سیکڑون مردے جلاتے ہین
ادنا ہے یہ غلام حبیب خدا کا فیض

باغ نعیم ہم سے گنہگار پاتے ہین
تبلاؤ مومنو ہے یہ کس کی دعا کا فیض

تنہائی لحد سے نہ مشتاق خوف کر
تیرا رفیق ہوگا وہان مصطفے کا فیض

ہو ہین مریض مصطفے مجکو دوا سے کیا غرض
شربت دید چاہئے آب بقا سے کیا غرض

یاد رخ نبی مدام رکہتی ہے دلکو شاد کام
عیش و سرور سے ہے دوام رنج و بلا سے کیا غرض

سایۂ قصر مصطفے مجکو نصیب ہو خدایا
خواہان نہین ہون شاہی کا ظل ہما سے کیا غرض

جذبہ شوق دل میرا اسکو بنی ہے لے چلا
بخت مین ہے تو کبریا زلف بنی سونگہائیگا
جسے عدوئے احمدی اوسپہ ہو قہر ایزدی

خضر کی احتیاج کیا راہنما سے کیا غرض
منتین جا کے مین کرون بادصبا سے کیا غرض
ہے وہ کمینہ دوزخی اوس کو جنان سے کیا غرض

غیر سے کیا ہے مدعا صاحب زر سے کام کیا
دلمین ہے شوق مصطفے شاہ و گدا سے کیا غرض

ردیف الطا

ہوتا نہین ہے آہ کبہی یہ الم غلط ؛
یارب بحق پنجتن و چار یار کے ؛
بہلانیکا ہے دل کے یہی میرا شغل
واللہ مصطفے کی رضا ہے رضائے حق
وہ اسکے بعد مرگ ولا کچہ عروج ہو
لکہا ہے وصف مصحف رخسار مصطفے

یارب فشار قبر کا ہو دل سے غم غلط
جملہ گناہ میرے تو کر یک قلم غلط
ذکر رسول پاک سے کرتا ہون غم غلط
کہتا نہین ہون یار کبہی مین قسم غلط
اے بیخبر بیان کا ہے جاہ و حشم غلط
دیوان مین میرے کیون ہو مضمون کم غلط

مشتاق جو ہین جلوہ دیدار مصطفے ؛
حورون سے ادن کا ہوتا نہین ہے غم غلط

ردیف الظاء

سختی نزع سے یزدان الحفیظ ؛
گرمی محشر جو یاد آجائے ہے

الحفیظ اے فضل یزدان الحفیظ
اہرسان ہوتا ہون گریان الحفیظ

بباعث وزن کے تخلص شوق لکھا

وائے غم دنیا مین اگر ایک پل ــ نے رہا خالی ز عصیان الحفیظ
نفس کے تابع رہا مین تیرہ بخت ــ حال کیا ہو پیش یزدان الحفیظ

چاہے گر مشتاق دوزخ سے امان
حق سے کہہ از نار سوزان الحفیظ

ہوا ہے عشق رخ مصطفے خدا حافظ ــ بشر کو دعوئے کار خدا خدا حافظ
تجھے تو الفت حور و جنان ہے او عظ ــ ہمین محبت خیر الورا خدا حافظ
یہ آرزو ہے مدینہ کا ہو سفر جس دن ــ کہین عزیز خوشی سے کہ جا خدا حافظ
فدا نہ دوزخ و محشر سے واعظا مجھکو ــ کہ مصطفے ہین معین اور مرا خدا حافظ

بنا کے واصف روئے رسول اے مشتاق
کلام اپنے کا حق نے مجھے کیا حافظ

حال محشر نہ تو سنا واعظ ــ خوف دوزخ سے مت ڈرا واعظ
جس نے الفت نبی سے کی پیدا ــ نار دوزخ سے وہ بچا واعظ
حق تعالے بھی جس پہ شیدا ہے ــ ہیرا ایسا ہے دلربا واعظ
شرم سے ابر مین چھپے سورج ــ دیکھے گر شہ کا نقش پا واعظ
ذکر کر کچھ فضائے یثرب کا ــ وصف جنت نہ تو سنا واعظ
بے شبہ رنگ لولو و مرجان ــ لب و دندان مصطفے واعظ
سورہ والضحی بلا تشکیک ــ عارض شہ کی ہے ثنا واعظ
ذات احمد کو دونون عالم مین ــ حق نے مشکل کشا کیا واعظ
مین ہون مشتاق جلوہ احمد ــ حور و جنت سے مجھکو کیا واعظ

ردیف العین

یارب یہی ہے میرے دل زار کی طمع ۔ یعنی ہے شہ کے دولت دیدار کی طمع

زر کی نہ کچھ ہوس ہے نہ زردار کی طمع ۔ گر ہے طمع تو سید ابرار کی طمع ؛؛

پہنچون کسیطرح سے مدینہ مین یا خدا ؛ مجھکو نہین ہے خلد کے گلزار کی طمع

معراج مین جناب رسالتماب نے ؛؛ امت کے بخشوانے کی ہر بار کی طمع

یارب سنگھادے زلف معنبر رسول کی ۔ مجھکو نہین ہے نافہ تاتار کی طمع ؛؛

خواہش نہ کیمیا کی نہ اکسیر کی طلب ؛؛ ہے خاک پاے احمد مختار کی طمع ؛؛

مشتاق ہون مین سایہ دامان مصطفے ؛؛
ہرگز نہین ہے حلہ زرتار کی طمع ؛؛

ردیف الغین

ہجر احمد کے ہین یون پر تو فگن سینے مین داغ ۔ خانۂ تاریک مین ہون جسطرح روشن چراغ

یا خداوند دو عالم از طفیل مصطفے ؛؛ ؛؛ سختی نزع سے دے دلکو میرے تو فراغ

مشک تبت مشک چین لیکر تباہ کیا کرین ۔ ہے شمیم زلف احمد سے بسا اپنا دماغ

زلف سنبل چشم نرگس سرو قد عارض ہین گل ۔ ذات محبوب دو عالم قدرت خالق کا باغ

ایک مدت سے ہون مین مشتاق اے پروردگار ۔ کر مئے حب نبی سے پر میرے دلکا ایاغ

ردیف الفا

اے ماہ لقا صل علیٰ قاف سے تا قاف   لاریب ہے تو جلوہ فضا قاف سے تا قاف

وہ کون ہے قائل جو نہیں جود و کرم کا   جاری ہے ترا بحر سخا قاف سے تا قاف

جب نام لیا آپ کا بر آئیں مرادیں   مشہور ہو تم عقدہ کشا قاف سے تا قاف

کیا جن و بشر آپ کا عاشق ہے خدا بھی   ایسا ہے کہاں ماہ لقا قاف سے تا قاف

خالق نے بنایا ہے تجھے شمع دو عالم   پروانے ہیں سب تجھپہ شہا قاف سے تا قاف

سرسبز ہے ہر مزرع دل فیض سے تیرے   چھایا ہے ترا ابر عطا قاف سے تا قاف

یارب مرے مضمون کو فصاحت وہ عطا کر
ہر ایک ہو مشتاق مرا قاف سے تا قاف

آج لکھتا ہوں میں اوس رشک قمر کی تعریف   شافع روز جزا فخر بشر کی تعریف

واعظا کرتا ہے تو وصف بہشت و کوثر   میں سناتا ہوں فقط فخر بشر کی تعریف

تجھکو محمود خدا کہتی ہے خلقت شاہا   کیا تعجب ہے نہیں میں نے اگر کی تعریف

اپنے پر کا مجھے جبریل بنا دو خامہ   کیونکہ لکھتا ہوں شہ جن و بشر کی تعریف

لب و دندان محمدؐ کے سوا اے نادان   میں کرونگا نہ کبھی لعل و گہر کی تعریف

زلف مشکین کی صفت کرتے ہیں سب اہل ختن   کیا خطا اسمیں ہوئی میں نے اگر کی تعریف

میں ہوں مشتاق لقائے شہ مکی مدنی
مجھکو واللہ نہیں بھاتی دگر کی تعریف

ردیف القاف

دل اندنون ہوا ہے اوس دلربا کا عاشق   ہے خالق دو عالم جس باحیا کا عاشق

عاشق نہ حور کا ہون شیدا نہ خلد کا ہون — ہون ماہ ہاشمی کے ناز و ادا کا عاشق

الفت تجھے زلیخا یوسف کی ہو مبارک — بندہ تو ہے ازل سے بدر الدجی کا عاشق

بلبل فدائے گل ہے زاہد فدائے غلمان — اپنا تو دل ہے والہ شاہ صفا کا عاشق

کس سے کہون حقیقت یہ ہے عجب تماشا — ہین دلبہ اپنے شیدا اول مصطفے کا عاشق

پی پی کہے پپیہا کویل پکارے کوکو — وہ مصطفے کہے جو ہو مصطفا کا عاشق

معشوق دیکھو میرا عاشق صفت ہے یارو — مائل ہون مین تو اوسپہ وہ مجھ گدا کا عاشق

غم ہے فقط اسیکا صورت نہین دکھاتا — گویا ہے خود وہ دلبر شرم و حیا کا عاشق

مشتاق ہون اوسیکا سمجھا بھی تو ای واعظ
ہے خالق دو عالم جس مہ لقا کا عاشق

یا مصطفے محمد جان آپ پر تصدق — آکر مدینہ کر دون قدمون پہ سر تصدق

تری جبین و رخ پر آئے آفتاب خوبی — بیشک ہین جان و دل سے شمس و قمر تصدق

صدقے ہین لعل لب پر گوہر فدا ہین دندان — چشمون کی مردمک پر شام و سحر تصدق

حسن ملیح ایسا یوسف بھی دیکھے جس کو — ہم صورت زلیخا ہے آپ پر تصدق

ذرہ تمہارے در کا ہے زیب تاج شاہان — رومی ہین صدقے گر تو اہل مصر تصدق

سوسن یہ کہہ رہی ہے گلشن مین پیاری نرگس — مین ہون دہن پہ قربان تو چشم پر تصدق

الفت پہ جس نے قربان لخت جگر کئے ہین — ہم کیون کرین نہ اوسپر مادر پدر تصدق

اوس سیم بر کے یارو دندان و لب کے اوپر — مل جائین گر تو کر دون لعل و گہر تصدق

مشتاق اور رضا جو اللہ جسکا خود ہے
کیا ہے عجب گر اوسپر ہو دین بشر تصدق

الٰہی موت سے ہے سخت تر بلاۓ فراق
جہان مین مجہسا نہ ہو کوئی مبتلاۓ فراق

وہ دن بہی ہو کہ میسر وصال جانان ہو
کہ جان بلب ہون مین سہہ کے صدمہ ہاۓ فراق

گیا جہان سے وہ افسوس نامراد و حزین ؎
جسے کہ صورت منحوس جا دکہاۓ فراق

خدا کرے نہ کسی کو اسیر مہجوری ؎
کسی کی جان نہ تپ ہجر سے جلاۓ فراق

جلا کے خرمن صبر و شکیب خاک کیا
وہ مشتعل ہوئی سینے مین شعلہ ہاۓ فراق

خوشا نصیب جو شامل ہین بزم جانان مین
غضب جہان سے پر ارمان مجہے اٹہاۓ فراق

ہین ایک وہ کہ جنہین دید دلربا ہی نصیب
اور ایک مین ہون کہ روتا ہون کہکے ہاۓ فراق

یہ آرزو ہے ملون مین حضور سے ایسا
کہ تا ابد نہ کبہی درمیان آۓ فراق

در رسول پہ مشتاق جاؤنگا کس دن
خدا ہی جانے کہ کب تک مجہے ستاۓ فراق

جسنے کیا ہے شافع روز جزا سے عشق
بے شبہ اوس بشر نے کیا کبریاۓ عشق ؎

مشہور کیون نہ ہو ید بیضاۓ موسوی ؎
ہے اوس کو میرے یار کہان نقش پاۓ عشق

شہید آخر ہون نہ طلبگار خلد ہون ؎
ہے واعظا مجہے شہ بدر الدجیٰ سے عشق

بجلی گرے پہاڑ گرے سنگسار ہو ؎
اے دل جسے نہوۓ مرے دلربا سے عشق

یوسف کا عشق کار زلیخا ہے صاحبو ؎
مین نے کیا ہے خاص حبیب خدا سے عشق

تاریکئی لحد کا اسے غم نہین دلا ؎
جسنے کیا ہے باعث شمس الضحیٰ سے عشق

مشتاق ہون کہ شربت دیدار ہو عطا
یا مصطفےٰ نہین مجہے آب بقاۓ عشق

ردیف الکاف

سہون یا نبی درد ہجران کہانتک
گئی عمر دیدار کی آرزو مین ؛؛
بلا لیجیے ہند سے اب مدینے ؛؛
گرفتار حرص ہوا مجھکو یارب
خدایا مرے راز سے تجہے واقف
کیا واصف مصطفے مجہہ غبی کو ؛؛

کروگے نہ تم اسکا درمان کہانتک
کرے صبر زاہد و ہنمان کہانتک
پہرے ہاے در در یہ حیران کہانتک
رکھین دیکہیے نفس و شیطان کہانتک
کہون اپنا حال پریشان کہانتک
ادا مجہسے ہو شکر یزدان کہانتک

ملک سیر کرتے ہین مشتاق آکر ؛؛
ترقی یہ ہے یہ گلستان کہانتک

خطا کو میری عطا سے بدلو حضور مجہہ پر
عتاب کب تک
کبہی تو چشم ادا سے جانان مری طرف بہی
نظر پہرانا
نہ مجھکو بلواتے ہو وہانتک نہ آپ آتے ہو
میرے گہر تک
بس اب تو دست حنا سے اپنے ذرا ہ لطف و کرم
اے ساقی
رضائے خالق کی گر طلب ہے، تو سر کو خم
پیش دلربا کر

اٹھا دو برقعہ دکھا دو جلوہ کہ عاشقون سے
حجاب کب تک
یہ بے رخی اور کج ادائی کہو تو ہم سے
جناب کب تک
غم جدائی سے بولو صاحب رگہو گے چشم
پر آب کب تک
پلا دے ساغر کوئی گلابی یہ عذر رفر
حساب کب تک
ق عبث ہین یہ این و آن کیسے جگکی رہیگا یون مست
خواب کب تک

جو شک ہو دلمین تو ن رانی فقد رأ الحق کو دیکھ لے تو

رکھیگا ہیہات چشم دل پر دوئی کا کہہ تو نقاب کب تک

جو گذرے وم یاد دلربا مین اوسیکو جانو کہ ہے غنیمت
حباب آسا ہے زندگانی رہیگا نقش برآب کب تک

نہ وصف جانان نہ ذکر جانان ہمیشہ واعظ اسیکا رونا
سنا سنا کر مذمت مے کریگا دل کو کباب کب تک

الٰہی پہنچا دے اون کے در تک نکالون تا دلکی اپنی حسرت
پہر اہیگا آہ در بدریون مجہے بحال خراب کب تک

ز دست نفس لعین و شیطان ہوا ہون ہیہات تنگ دل مین
خدا ہی جانے کرینگے امداد میری ابو تراب کب تک

جو چاہے کچہ لطف زندگی کا روان ہو شوق سوے یثرب
کہ ہند وحشت سرا مین در در پہرےگا خانہ خراب کب تک

ردیف الام

دل عشق مصطفے سے مستانہ آج کل
کوثر کا حورین دیتی ہین پیمانہ آجکل

مین شیخ مست بادہ حب رسول ہون
منہ سے لگا ہے مدح کا پیمانہ آجکل

تاثیر عشق احمد والا کو دیکھئے
ہمصورت رفیق ہے بیگانہ آجکل

شیدا کی اپنے آنکی یاشاہ لے خبر
کچہ ہوش مین نہین ترا دیوانہ آجکل

واعظ طفیل دولت عشق محمدی
معمور ہے فقیر کا کاشانہ آجکل

آنکہین بچھاے فرش بچہاون مین راہ مین
آے گر اوس مکان مین وہ جانانہ آجکل

مشتاق شمع روئے نبی سے اوٹھا نقاب
ہے جبرئیل صورت پروانہ آجکل

رحم مجھہ بیکس پہ کہاؤ یارسول
روضۂ اقدس دکہاؤ یارسول

خوب بہٹکا دربدر اس ہند مین
اب تو یثرب مین بلاؤ یارسول

ہون غریق بحر عصیان وائے غم
پار تم آکر لگاؤ یارسول

نفس و شیطان درپئے ایمان ہیں
انکے ہاتہوں سے بچاؤ یارسول

محفل میلاد کے منکر ہین جو
کچہہ سزا اونکو دلاؤ یارسول

مجکو اپنے در کا تم جاروب کش
لطف فرما کر بناؤ یارسول

قید عصیان مین ہوا ہون مین اسیر
جلد تم آکر چہڑاؤ یارسول

تنگ ہے مرقد کلیجہ پنجتن
میرے دلسے غم بہلاؤ یارسول

حشر مین جب نامۂ اعمال دین
ہاتہ مین سید کے دلاؤ یارسول

پلۂ نیکی میرا ہلکا ہو جب
اوسکو احسان سے جہکاؤ یارسول

آپ کے دیدار کا مشتاق ہون
چہرۂ زیبا دکہاؤ یارسول

جسکو الفت نبی سے ہے کامل
دل کے مقصد اوسکے ہین حاصل

دلسے شیدائے مصطفےٰ جو نہین
اوسکا جینا جہان مین لاحاصل

اوسکو سمجہو کہ ہے وہ دیوانہ
ذکر جانا سے جو ہوا غافل

ہمان ہر شے مین جلوۂ جانا
حق نے تجسکو کیا ہے گر عاقل

قول دل برہے ثمہ وجہہ للہ
ڈہونڈہتا کیا ہے دربدر جاہل

تاب لائین جو اوس کے جلوے کی
ور دلدار پر جو جا پہنچا ؞ ؞ ؞ ؞
ذکر جنت اوسے سے کر واعظ
جان و دل سے مکین سدرہ بھی
کیون نہین مجھسے تو نظر کرتا ؞

تیری آنکھین کہان ہین اس قابل ؞
ہوگیا وہ بہشت مین داخل ؞ ؞ ؞
بو الہوس حور پر ہے جو مائل
چاکرون مین نبی کے ہے شامل
اس تغافل سے کہہ تو کیا حاصل

تیرا مشتاق ہون ازل سے مین
کبھی مجھسے بھی دلربا آمل

کہان ہین کعبہ کے جانیکے قابل
غضب ہے کہ اس نفس بدکیش ذی آہ
نہ پوچھو میری داستان الم کو
مین کس منہ سے شیدا ہون تیرا پیارے
نظر لطف کی اس گدا پہ اگر ہو
نسیم سحر کہہ نبیؐ سے یہ جا کر

نہ ہون مین تیرے در پہ آنیکے قابل
نہ رکہا مجہے منہ دکہانیکے قابل
سناؤن تو جب ہو سنانیکے قابل
ولے جوتیان ہون اوٹھانیکے قابل
تو ہو جائے شاہی کے پانیکے قابل
کہ حال اوسکا ہے رحم کہانیکے قابل

ردیف

گناہون کے باعث یہ مشتاق تیرا
خدا کو نہین منہ دکہانے کے قابل

میم

جنکا کہ مصطفےؐ ہے نام اونپہ درود اور سلام
ایسی وہ نیک ذات ہین گویا فلک صفات ہین
وہ ہین نبائی دو جہان زینت کون و مکان
فضل سے گر مجہے خدا شہر مدینہ دے دکہا

صبح سے لیکے تابشام اونپہ درود اور سلام
ہین وہ شفیع خاص و عام اونپہ درود اور سلام
بہیجا خدا نے لاکلام اونپہ درود اور سلام
پہر تو غیر مون یہی مدام اونپہ درود اور سلام

اونکا لقب ہی البطحی ہین وہ حبیب ایزدی — ختم رسل ہین وہ امام اونپہ درود اور سلام

دیکھو تو شان مصطفےٰ پایا ہے کیسا مرتبہ — روح الامین ہے غلام اونپہ درود اور سلام

نزع سے چاہے گرامان میرے سخن پر کر دھیان

شوق تو کہہ یہی مدام اونپہ درود اور سلام

ہوئے ظلمت کفر سب کالعدم — جہان مین ہوئے جب شفیع الامم

دیا تمکو خالق نے وہ مرتبہ — ملک چومتے ہین تمہارے قدم

خدا کی خدائی مین ایسا نبیؐ — ہوا ہے نہ ہوگا کوئی ذی حشم

خدا اوس سے خوش جس سے راضی ہوے وہ — نہین اسمین شک ہے خدا کی قسم

گئے آپ معراج مین جس جگہہ — فرشتونکا وہان تک نہ پہونچا قدم

صفت آپ کی مجھہ سے کیا ہو ادا — کہ عاجز ہین دونون زبان و قلم

نہ دکھلایا حق نے مدینہ مجھے — اسی کا ہے ہر لحظہ رنج و الم

لرزتا ہے تنگئے مرقد سے دل — مٹا میرے دل سے الٰہی یہ غم

میری آنکھین مشتاق ہین یا خدا

کسیطرح دکھلا نبیؐ کے قدم

السلام اے نور یزدان السلام — السلام اے فضل رحمان السلام

آپ کے باعث جہان روشن ہوا — السلام اے مہر تابان السلام

خلد مین رکہا قدم جب آپ نے — کہتے آئے حور و غلمان السلام

کیون فدا تمپر نہ اپنے جان کرین — تم سے پائی راہ ایمان السلام

تم شفیع عاصیان لاریب ہو — اور ہو محبوب سبحان السلام ٭

اور دو زبان کے شوق کی کل...

آپ نے دلوائی دوزخ سے امان ✻ جان و دل تم پر سے قربان السلام
ہوا دا اس طور سے فرمائیے ✻ ہو رسے وصف سلیمان السلام
نزع کا غم دور دل سے کیسے ہو ✻ ہون اسی غم سے پریشان السلام

تو ہے محبوب دو عالم یا نبی ✻
ہے ترا مشتاق یزدان السلام

زاہد ہین ہم نہ صوفی نہ ہین پاکباز ہم ✻ رکھتے ہین تیرا آسرا اے کارساز ہم
امت ہین مصطفےٰ کی غلام حسین ہین ✻ ہر آن اپنے بخت پہ کرتے ہین ناز ہم ✻
سب کام کا ہمارے تمہین کو ہے اختیار ✻ اپنا بنا چکے ہین تمہین کارساز ہم ✻
صدقے ہین مصطفےٰ کے ہے کس چیز کی کمی ✻ کیون غیر سے تباو کرین جا بنیاز ہم
مبعوث ذات سید والا نہ ہوتی گر ✻ کر سکتے نیک و بد مین نہ کچھ امتیاز ہم
دامن ترا نہ چھوڑینگے سلطان دو جہان ✻ محمود حق جو آپ ہو مثل ایاز ہم
خوف لحد سے جان کو تمہین ہین قرار ✻ فرمائیے سنائین کسے اپنا راز ہم

مشتاق ہین کہ خواب مین تشریف لائیے
تا دل کا کچھ بیان کرین راز و نیاز ہم

ردیف النون

ہو تم خفا تو پرسر الطاف آکے کون ✻ جانان ہمارے دل کی لگی کو بجھائے کون
گھایل ہوئے ہین آپ کی تیغ نگاہ سے ✻ ٹانکے ہمارے زخم جگر پر لگائے کون
ہے شب فراق مین تسکین کو مرے ✻ جز تیرے ای خیال دلارام آئے کون

جب آپ ہی نے پہیر لی چتون غریب سے
فرمائیے پہر اور گلے سے لگائے کون

گر تمنے اپنی بزم سے پیاری اٹھا دیا
انصاف کیجیے پاس مجہے پہر بٹہائے کون

درد فراق سے مری ہونٹون پہ جان ہے
اوس دلربا کو میری خبر جا سنائے کون

کیون دل مین یاد حور ہمارے ہو جاگزین
گہر مین خدا کے لاکے بتون کو بسائے کون

موجود وہ تو خانہ دل مین ہے واعظا
دیر و حرم مین ڈہونڈہنے بیکار جائے کون

بالین پہ تم تو آتے نہین غیرت مسیح
فرمائیے مرا دل مردہ جلائے کون

جو کچہ طلب کیا وہی تو نے دیا خدا
تیری طرح سے ناز ہمارے اٹھائے کون

مشتاق آپ کا ہے اسیر غم احمد ؔ
اس غم سے پائی اسے اگر چہڑائے کون

سیکڑون عاشق ہیجان ترے کوچہ مین
بیٹہے رہتے ہین مری جان ترے کوچہ مین

التجا حق سے ہے ہر آن ترے کوچہ مین
ہو جدا تن سے مرے جان ترے کوچہ مین

آنے دیتے نہین دربان ترے کوچہ مین
تا نکالون کوئی ارمان ترے کوچہ مین

تجکو کونین کی خالق نے عطا کی شاہی
مو سے کم ہے سلیمان ترے کوچہ مین

تری مجلس مین کبہی بار نہ پاوے کاذب
جہوٹے سچے کی ہے پہچان ترے کوچہ مین

تو وہ اعلی ہے کہ دارا و سکندر جیسے
سیکڑون پہرتے ہین سلطان ترے کوچہ مین

انبساط و طرب و راحت و خوشنودی دل
کیسے عشرت کے ہین سامان ترے کوچہ مین

جو ہو مجنون وہ کرے دشت نوردی جاکر
مین تو ہوجاؤنگا قربان ترے کوچہ مین

جس کو دی سکتے نہین حضرت عیسی بہی شفا
اوسکا ہو جاتا ہے درمان ترے کوچہ مین

مہ و خورپائین ترے نقش قدم کیون جگہہ
فرش آنکہین کرین غلمان ترے کوچہ مین

مین ہون مشتاق کہ دیکھا کرون تجھکو پیارے
شوق سے بیٹھکے ہر آن ترے کوچہ مین

جو دلبر سے دل کو لگائے ہوئے ہین — تو وہ اپنی ہستی مٹائے ہوئے ہین ؞
کرے دلمین جا الفت غیر کیونکر ؞ — کہ اس مین تو حضرت سمائے ہوئے ہین
کرین التجا غیر سے کیون بتاؤ — کہ حامی تجھے ہم بنائے ہوئے ہین ؞
ہماری ہے شرم وحیا تم کو حضرت — تمھارے گدا ہم کہائے ہوئے ہین
اواحور کی کیا پسند آئے ہم کو ؞ — ترے جلوے ہم کو لبہائے ہوئے ہین
ہر اک آن ہر لحظہ شفیع دو عالم — تجھی سے تو ہم لو لگائے ہوئے ہین
ترے وصف مین جو لکھے ہین مضامین — یہ جبریل کے سب بتائے ہوئے ہین
ہمین وحشت قبر و محشر نہین ہے ؞ — نبی ہم محمد سا پائے ہوئے ہین ؞
دکھادے الٰہی جمال محمد ؞ — دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہین
ترے ہجر مین یا حبیب الٰہی ؞ — کہ جلنے سے اب تنگ آئے ہوئے ہین

ہمین اک نظر اپنا جلوہ دکھادو
کہ مشتاق بنکر ہم آئے ہوئے ہین

دل کو لنا ہے جس کو تری جستجو نہین — ویران وہ مکان ہے مکین جسکا تو نہین
بیکار وصف حور جنان کر نہ واعظا — مجھکو پسند تیری کوئی گفتگو نہین ؞
نکلے جو اشک یاد مین دندان یار کے — گوہر کی اوس کی سامنے کچھ آبرو نہین
بر آئے کونسی ہے مری آرزو نہین ؞ — حسرت ولے یہ ہے کہ بلا مجھسے تو نہین
گلزار کن فکان مین اگرچہ ہین لاکھ گل ؞ — اے سرو قد تیری سی کسی گل مین بو نہین

حور و قصور کوثر و تسنیم مین تو کیا
ایسا نحیف و زار کیا تیرے ہجر نے
گر حق کہون تو حالت منصور یاد ہے

تیرے سوا کسی کی مجھے جستجو نہین
نکلے جو اشک بنکے جگر مین لہو نہین
لیکن بشر کی بہی تو کوئی تجہہ مین خو نہین

مشتاق ہون کہ تا در دلدار جاؤن مین
اس کے سوا کچہہ اور مری آرزو نہین

اسیر زلف شہ نامدار ہم بہی ہین
ادہر بہی چشم عنایت سے دیکھیئے حضرت
نبی کے چاہ ذقن کی نہ کیون لکہین تعریف
تپان ہو آتش سوزان پہ جسطرح سیماب
جبین و رخ کو نبی کے لکہا جو شمس و قمر
ہلال عید جو قربان ابرؤن پہ ہوا
فدا جو قد پہ ہوا سرو سنبل و ریحان
رقم جو آیت لا تقنطو ہے قران مین

مدیح شافع روز شمار ہم بہی ہین
نگاہ لطف کے امیدوار ہم بہی ہین
غریق رحمت پروردگار ہم بہی ہین
فراق شاہ مین یون بیقرار ہم بہی ہین
پکار آنکہون نے لیل و نہار ہم بہی ہین
کہا یہ شمس نے رخ پہ نثار ہم بہی ہین
پکارے گیسوؤن کے سوگوار ہم بہی ہین
اسی بہروسے پہ اے کردگار ہم بہی ہین

فدا جو شاہ کے قدمون پہ سر کیا مشتاق
دل و جگر نے کہا جان نثار ہم بہی ہین

باغ ہستی مین یہی کام کیا کرتا ہون
پہنچون جب تک نہ مدینے نہ اجل آئے مجھے
کاش رویا ہی مین دیدار دکہادو اگر
سرمگین چشم نبی دیدۂ دل مین ہے بسی

گل رخسار محمد کی ثنا کرتا ہون
التجا حق سے یہ ہر بار کیا کرتا ہون
ہجر مین آپکے بے چین رہا کرتا ہون
گل نرگس کو حقارت سے لکا کرتا ہون

قبر مین دیکھین نکیرین یا سے کیونکر گذرے
مصحف روئے محمد کے تصور مین سدا

اسی تشویش مین دن رات رہا کرتا ہون
بیٹھکر سورۂ والشمس پڑہا کرتا ہون

گردش بخت مٹے دیکھئے کس دن مشتاق
رات دن چرخ سان چکر مین رہا کرتا ہون

وہ بوئے جانفزا ہے مومنو زلف پیمبر مین
صفائی جسقدر پائی در دندان سرور مین
یہی ہے التجا میری جناب رب اکبر مین
سمایا اندنون یارو یہی سودا ہے سر مین
کٹی سب عمر روتے شوق دیدار پیمبر مین
نبی کے قامت موزون کا سایہ دسکو سمجھے ہین
سوا نیزے پہ آکر جسگھڑی خورشید ہو قائم
طفیل سرور عالم نہین کچھہ خوف عصیان کا

نہ ویسی عطر مین خوشبو نہ وہ بو مشک و عنبر مین
کہان ہے آب و تاب ایسی تباد سلک گوہر مین
جدا ہو روح گر تن سے تو ہو یاد پیمبر مین
کہ داخل مین بہی ہو جاون کہین خدام سرور یا مین
یہی لکہا ہے کیا اے کبریا میرے مقدر مین
وگرنہ جان بنو بینین قمریان عشق صنوبر مین
چھپا لینا مجھے بہی اپنے تم دامان اطہر مین
وہی بگڑی بنائینگے محبوب آکے محشر مین

طلب جو کچھہ کرو مشتاق حق سے وہ ابہی یاد
کسی شئے کی نہین مطلق کمی اللہ کے گہر مین

سنو ہم آج وصف شافع محشر سناتی ہین
پے میلاد خوانی بزم مین جس وقت جاتی ہین
زبان کبریا اپنی زبان کو ہم بناتے ہین
کبہی جو وصف اوس رشک مسیحا کا سناتی ہین
مکان سے جب پئے گلگشت باہر آپ آتی ہین

محبان نبی کو مرغ بسمل سا لٹاتے ہین
لباس اپنا بعطر حب احمد ہم بساتے ہین
تب اوس سلطان عالم کی ثنا کچھہ منہ پہ لاتے ہین
تو اس اعجاز سے سب کا دل مردہ جلاتے ہین
ملائک حور و غلمان راہ مین آنکھین بچھاتے ہین

ثنا گر صاحب معراج کی محفل مین ہوتی ہے
محمد مصطفے کہوے جو کوئی وجد مین آکر ٭
مجبو آج لکہکر وصف اوس حضرت کے قامت کا

تو قدسی عرش پہ صل علے کا غل مچاتے ہین
ملک منہ چومنے پہ چرخ برین سے دوڑے آتے ہین
دلون سے اپنے لنکا ہم قیامت کا مٹاتے ہین

مٹا کر دل سے لے مشتاق اپنے نقش ماقبل ٭
محمد مصطفے کے نام کا سکہ کہدواتے ہین ٭

فرماو کرم یا شہ ابرار کسیدن ٭
حسرت ہے تمہارے لب اعجاز سے حضرت
جز حور کے کرتا نہین تو وصف محمد
زلفون کی کسی دن تو کبہی مدحت عارض
بیمار ہون جس رشک مسیحا کا مجبو ٭
جلوہ اسے دکہلاؤ وگرنہ ہے یہ کہٹکا ٭

اپنا مجہے دکہلایئے دیدار کسی دن ٭
مین نے نہ سنی آپ کی گفتار کسی دن ٭
ان باتون مین واعظ نہ ہو تکرار کسی دن ٭
بیکار رہین تیرا پرستار کسی دن ٭
آیا نہ عیادت کو وہ دلدار کسی دن ٭
فرقت مین نہ مرجائے یہ بیمار کسی دن

مشتاق گنہ جب کے جو کرتے ہو خدا سے
سمجہو کے یہ ہوجاویگا اظہار کسیدن

ردیف الواو

اپنی الفت کا ساغر پلادو
زنگ دوئی کو دل سے مٹادو
طور سا جل اٹہون ہے تمنا
دیکہون ہر شے مین جلوہ تمہارا

مست وبیخود تم مجہے بنادو ٭
صاف آئینہ اسکو بنادو
ایک نظر اپنا جلوہ دکہادو
چشم دل کو میرے وہ جلادو

مثل یوسف مجھے یا محمد ﷺ
چاہ الفت مین اپنے ڈوبا دو
ہے ترقی پہ یہ مرض عصیان
بحر حق اس سے مجھکو شفا دو
بہر حسنین یا شاہ اکرم
خواب غفلت سے جگا دو
خلد پا جاون مرقد کو میرے
گر مدینے مین تھوڑی سی جا دو
بہر خیر نسا کبریا سے
سب خطائین میری بخشوا دو
ہند سے جلد پہونچون مدینے
رستہ کوئی ایسا بتا دو

عرض مشتاق ہے یا محمد
وحشت قبر دل سے مٹا دو

فلک سے چل تو کوے مصطفے کو
مرا ترسے ہے دل وہان کی ہوا کو
مجھے دیدار حضرت کی ہے خواہش
کرون کیا لیکے مین آب بقا کو
مریض ہجر احمد ہون طبیبو
تمہاری کیا کرون لیکر دوا کو
ابھی آئی ہوئی ٹلجائے سر سے
کرو گر حکم یا حضرت قضا کو
پسند آئے جسے شہ کی گدائی
نہین وہ چاہتا ظل ہما کو
لگاتے ہین ملک آنکھون سے اپنے
وہ رتبہ ہے تمہاری خاک پا کو
مری جانب سے قاصد لیکے جائے
غرض کیا ہے بھلا اتنی صبا کو

در اقدس پہ اے محبوب داور
بلا لو اپنے مشتاق لقا کو

جو مدح خوان رسول علیہ السلام ہو
اوس پہ نزول رحمت رب انام ہو
محبوب کبریا کا جو دل سے غلام ہو
کیونکر نہ اوسپہ آتش دوزخ حرام ہو

داخل کبھی چمن مین جو وہ خوش خرام ہو — غنچون کے منہ پہ صل علے کا کلام ہو ؛؛
اس کے سوا نہ اور کوئی مجھکو کام ہو — ذکر نبی مین عمر آلہی تمام ہو ؛؛ ؛؛
پڑھتا ہون آج مدحت گیسوے مصطفے — کیون اہل بزم کا نہ معطر مشام ہو ؛؛
کیا نقص اوس کے کام مین ہے بہلا کوئی — خود جس بشر کا فضل آلہی نظام ہو ؛؛
کوڑی کے مول لے نہ وہ تاج سکندری — دل سے جو مصطفے کا عزیز و غلام ہو
یارب بحق پنجتن و چار یار کے ؛؛ — اسلام پر جہان سے مرا اختتام ہو

الفت ہی جس بشر کو جناب رسول کی
مشتاق اوسکا کیون نہ ہر اک خاص و عام ہو

قدم شاہ پہ صدقے مجھے ہو جانے دو — کسی عنوان مری حسرت تو نکل جانے دو
یا نبی پہلے تو طیبہ مین مجھے آنے دو — جب کہ آجاؤن مدینے مین تو مر جانے دو
یہ تمنا ہے نہ مر کر بھی مدینہ چھوڑون — اپنے کوچہ ہی مین حضرت مجھے دفنانے دو
وصل ممکن نہین کرنے دو تصور شہ کا — ایک ساعت دل وحشی کو بہل جانے دو
واعظو حسن محمد کی سناؤ تفسیر — حسن یوسف تو فسانہ ہے اسے جانیدو
گرد مرقد کے پہرا کرتے ہین یون شمس و قمر — جیسے اک شمع پہ قربان ہو پروانے دو
کیا تماشا ہے دل و جان ہین اسیر کاکل — ایک زنجیر مین پابند ہین دیوانے دو
چشم مخمور محمد کا اشارا ہے یہی ؛؛ — مے عرفان سے ہین معمور یہ پیمانے دو

دیکھ لینا مجھے مشتاق لقا ہون کہ نہین
پہلے اپنے در دولت پہ مجھے آنے دو

اک نظر میری طرف یا شہ والا دیکھو :: یا نبی مین بہی ہون اک آپ کا شیدا دیکھو
خواب مین یا شہ کونین مجھے آ دیکھو یا مدینے ہی مین حالت مری بلوا دیکھو ::
اپنی نعلین کے صدقے مین بلا لو در پر در بدر ہند مین پہرتا ہون بہٹکتا دیکھو ::
مرغ بسمل سا دہان آنکے تڑپون مین تو ہو تماشا کہ مرا آپ تماشا دیکھو ::
بہول جاوگے فضا خلد کی واعظ مین چشم انصاف سے یثرب کا جو صحرا دیکھو ::
وہ ضیا بخش ہے نقش کف پائے حضرت ہے خجل جس کے مقابل ید بیضا دیکھو ::
مین ہون بیمار نبی تمسے نہ ہوگا درمان جاؤ جاؤ نہ مری نبض مسیحا دیکھو ::
حسن کہتے ہین اسے غور سے دیکھین یوسف جس کی کونین سے قیمت ہے وہ بالا دیکھو

اپنے مشتاق کو دیدار دکہا دو للہ ::
جان نثارون سے نہین چاہیئے پردا دیکھو

ردیف ہا ہوز

رشک جنت ہے شہر مدینہ گنج عرفان کا ہے وہ دفینہ
ہائے دیکہا نہ ہمنے مدینہ خاک دنیا مین ہے اپنا جینا
لامکان ہے مکان محمدؐ عرش دہلیز کا جس کے زینا
جس کو الفت نہین مصطفے سے ہے وہ مردود بیشک کمینہ
ہے یہ تفسیر سین کی ظاہر کل کا افسر ہے شاہ مدینہ
جسم حضرت کی بو رشک گل ہے عطر و عنبر سے بہتر پسینا ::

دو جہان سے ہوتے پاک و طاہر
پڑھ کے واللیل اور والضحیٰ کو
یا خدا ازنگ دوئی سے اتنا
خوف محشر ابھی کچھ نہیں ہے

ہے گواہ آیت طیبہ ۞
ہے دعا یہی روز و شبینہ
صاف کر میرے دل کا آئینہ
وصف احمد ہے جسکا قرینہ

تیرے مشتاق کی یہ دعا ہے
اپنی الفت سے بھر میرا سینہ

اب کچھ نہیں حسرت مجھے مولائے مدینہ
کس دل کو نہیں یار و تولائے مدینہ
سمجھوں کہ خدا نے مجھے معراج عطا کی
احسان ہو تیرا اور ہو مقصد مرا حاصل
اک وہ ہیں مکان کوچہ دلدار ہی جسکا
مشہور خلائق جو دلا باغ جنان ہے
ایسا نہ ہو مر جائے تپ ہجر سے شیدا
کیا جانے کوئی کسکا ہوں میں بندہ کمتر

باقی ہے فقط ایک تمنائے مدینہ
ہیں سارے ہی جان سے شیدائے مدینہ
گر خواب میں یک شب نظر آجائے مدینہ
اے چرخ اگر مجکو تو پہنچائے مدینہ ۞
اک میں ہوں کہ کہتا ہوں سدا ہائے مدینہ
لاریب وہی خاص ہے صحرائے مدینہ
لو جلد خبر میری مسیحائے مدینہ
مالک ہے مرا وہ جو ہے آقائے مدینہ

مدت سے ہے مشتاق دل زار ہمارا ۞
دکھلا دو مدینہ ہمیں مولائے مدینہ

دیکھلے گر روئے تاباں ہمیر آئینہ
دیکھنے پایا نہ زانوئے ہمبر آئینہ

دنگ ہو حیرت سے اور ہو جائے ششدر آئینہ
جو اس غم سے سدا رہتا ہے اکثر آئینہ

جسقدر شفاف ہی نقش کف پاے نبی ؀ اسقدر دیکھا نہ ہمنے صاف بہتر آئینہ

عکس جس کے نقش پا کا ہو ید بیضا دلا ؀ اوس کے عارض کے مقابل ہووے کیونکر آئینہ

گر نظر آتی اسے لوح جبین مصطفےٰ ؀ پھینکدیتا توڑ کر ہیٹا سکندر آئینہ ؀

دیکھتا ہے آج مجھکو خاص تصویر نبی ؀ کیون نہ خورشید فلک یہان آئے بنکر آئینہ

چہرہ احمد کے آگے بدر کامل دیکھئے ؀ کیا نظر آتا ہے جیسے ہو مکدر آئینہ

دیکھنے پایا نہ جلوہ مرات رخسار شاہ ؀ داغ اس غم سے سدا رکھتا ہے دلبر آئینہ

ہم ہین مشتاق محمد جائے حیرت کچھ نہین ؀
کیون نگاہ تیز ڈالی ہمپہ جلکر آئینہ

مرا اس ہند مین ہے حال ابتر یا رسول اللہ ؀ بلا لو کاش مجھکو اپنے در پہ یا رسول اللہ

قیامت کو سوا نیزہ پہ جب خورشید آئیگا ؀ اڑھانا اپنا تم دامان اطہر یا رسول اللہ

تصدق سید الشہدا و خاتون قیامت کا ؀ سونگھا دا اپنی مجھکو زلف عنبر یا رسول اللہ

ملتین الطاف سے یا مصطفےٰ میدان محشر مین ؀ مری بگڑی بنانا پیش داور یا رسول اللہ

خدائے پاک سے فی الفور صادر ہووے حکم رد ؀ گناہون کا کھلے میرے جو دفتر یا رسول اللہ

اندھیری قبر مین ہیہات کیا کیا جی پہ گذریگی ؀ مرے دلکو یہی دہشت ہے اکثر یا رسول اللہ

ذرا لطف محبوبی دکھا دو جلوہ خوبی ؀
غم فرقت سے ہے مشتاق مضطر یا رسول اللہ

ردیف الیا

دلسے جو ذکر ترا شاہ زمن بھول گئے ؀ اپنی بخشش کی وہ کمبخت سخن بھول گئے

ایسے مدہوش ہوئے زینت دنیا پر وہ
جس جگہہ جانا ہے وہ خاص وطن بھول گئے

کیا کمینے تھے ہوئے آل نبی کے دشمن
حیف وہ عظمت شبیر و حسن بھول گئے

بعد حضرت نہ رہے قول نبی پر قایم
اپنے اقرار کو سب عہد شکن بھول گئے

آج تک روز ازل سے ہین فدائے احمد
کون کہتا ہے کہ ہم اپنا چلن بھول گئے

جنکو خوش آئی ہے صحرائے مدینہ کی فضا
دل سے وہ اپنے ولا سیر چمن بھول گئے

وصف گیسو بھی لکھا اور صفت خال و ذقن
کیا غضب ہے کہ میان وصف دہن بھول گئے

مغز مین جب سے بسی زلف نبی کی خوشبو
مست ایسے ہوئے ہم مشک ختن بھول گئے

وصف رفتار براق نبوی کو سنکر
اپنی سب شوخیان آہوئے ختن بھول گئے

نعت احمد مین جو مشتاق ہوا نغمہ سرا
چہچے باغ مین مرغان چمن بھول گئے

کر نگاہ رحم یا رب مصطفے کے واسطے
بخشدے میری خطا خیر الورا کے واسطے

کب تلک زنجیر عصیان مین رہون یا رب اب
کر دو میری تو اوس صاحب لوا کے واسطے

آفت و رنج والم نے آ کے گھیرا ہے مجھے
اس سے تو مجھکو چھڑا مشکل کشا کے واسطے

دم گھٹا جاتا ہے تاریکی سے میرا وائے غم
ظلمت عصیان مٹے شمس الضحے کے واسطے

یا خدا تو کارساز و قاضی الحاجات ہے
باب رحمت کھولدے مجھ بے نوا کے واسطے

واہ کیا اصل علے شان رسول پاک ہے
دو جہان حق نے کیا اوس بے ریا کے واسطے

جلوہ احمد کا مشتاق لقا ہون مین غریب
کر عطا دیدار احمد مجتبے کے واسطے

عجب رتبہ خیر الانام آپ کا ہے
کہ شیدا خدا اے امام آپ کا ہے

کلام خدا ہے جو فرقان مجید
وہ وصل علے وصف تمام آپ کا ہے

مقرر ہو تم تاج بخش دو عالم
کہ فخر سکندر غلام آپ کا ہے

ہلاؤ اگر لب جئین لاکھ مرے
کہ اعجاز عیسے کلام آپ کا ہے

کرو پار دریائے غم سے شتابی
غریق الم یہ غلام آپ کا ہے

نہ ہے زہد و تقوی نہ ہے کچھ عبادت
مجھے ورد ہر لحظہ نام آپ کا ہے

گگئے عرش پر آپ نعلین پہنے
یہ نزد خدا احترام آپ کا ہے

شجر آپ کے حکم سے چل کے آیا
کہ معجز نما کیا کلام آپ کا ہے

نہیں خوف عصیان بمیدان محشر
قیامت میں سب انتظام آپ کا ہے

مدینہ ہے رتبہ میں جنت سے افزون
کہ اوس سرزمین پہ مقام آپ کا ہے

اسی کے ہیں مشتاق شید التمہارے
وہاں آئیں جس جا قیام آپکا ہے

شب معراج میں یون انبیے پیمبر نکلے
جسطرح ابر سے چہپکر مہ انور نکلے

اسطرح غار حرا سے شہ صفدر نکلے
سر کفار پہ جون تیغ دو پیکر نکلے

یون تو نبیون میں کئی بہتر و بہتر نکلے
پر محمد کے مراتب سے تو کمتر نکلے

حکم خالق تہا جدہر وہ مہ انور نکلے
کہدو خورشید سے اوس راہ سے بچکر نکلے

ق

بوبکر اور عمر حضرت عثمان و علی
فوج اسلام میں یہ چار ہی افسر نکلے

ہے تمنا کہ سفارش مری کرنا حضرت
پیش حق میری خطاؤن کا جو دفتر نکلے

ایک ساعت نہ ہوئے سرور عالم سے جدا
چارون اصحاب رفاقت میں برابر نکلے

شب معراج میں ہم سب کی شفاعت کیلئے
حق سے اقرار ہی لیکر مرے سرور نکلے

نہ تو مشتاق کو بلواؤ نہ آپ آؤ یہان ؛؛

حسرت دید یہ فرمایئے کیونکر نکلے ؛؛

کون کہتا ہے نہین مجھکو محبت تیری
لا الہ وہ کہے کور جو دل کا ہووے ؛؛
تری توصیف ادا کیونکر ہو مجھسے دلبر
مر مٹے سیکڑون لیکن نہوا حل عقدہ
ترے نعلین کی جا عرش الٰہی پہ ہے
سنکے آمد تری سجدہ مین گرے بت سارے
آنکھ پہوٹے جو کبہی حور کی جانب دیکھون
اہل دنیا سے غرض کیا جو پہرون مین در در
وحشت قبر نکیرین نہین ہے مجھکو ؛؛
آرزو ہے کہ وہان آؤن مین سر سے چلکر

مین تو کیا خالق اکبر کو ہے الفت تیرے
ذرہ ذرہ مجھے دیتا ہے شہادت تیری
ورفعنا لک ذکرک مین ہے مدحت تیری
جز خدا کے جانے بہلا کون حقیقت تیری
غور سے دیکھے کوئی کیا ہے یہ عزت تیری
واہ شوکت تری عظمت تری ہیبت تیری
دلربا گر تو دکہائے مجھے صورت تیری
مجھکو کافی ہے فقط یار اطاعت تیری
ایسا بے خوف بنائے ہے حمایت تیری
میرے پیارے ہے جہان جائے سکونت تیری

آجکل سے نہین مشتاق ازل سے ہون ترا

خواب مین آکے دکہا جا مجھے صورت تیری

مائل وصف محمدؐ ہے طبیعت میری
للہ الحمد نبی سے ہوئی الفت میری
ہے پایۂ خدا جو کہ ہون مداح نبی ؛؛
خوبی رفعت احمد جو رقم کرتا ہون ؛؛
جو ہے مقبول نبی ہے وہی مقبول خدا ؛؛

قدسیو نہین نہو کسو اسطے شہرت میری
بنگئی خوب یہ بگڑی ہوئی قسمت میری
ورنہ مین کیا ہون کہان اتنی لیاقت میری
عرش سے لاتی مضامین ہے طبیعت میری
جہوٹ کہنے کی نہین ہے کبہی عادت میری

باغ فردوس کا ملنا مجھے مشکل کیا ہے ... پس مردن جو مدینے مین ہو تربت میری ؛؛

آپ کی ذات سے امید یہی ہے حضرت ... یا نبی حشر مین فریاد و حمایت میری ؛؛

دعویٰ بیجا نہین مداح محمد ہون ملک ؛؛ ... مرحبا کیون نہ کہین سنکے فصاحت میری

لے گیا کوئے محمد مین نہ مجھکو اب تک ... بخت سے اپنے یہ ہر دم ہے شکایت میری

حیف مشتاق مجھے وصل محمد نہ ہوا ؛؛
رہگئی ہائے یہ دلمین مرے حسرت میری

توقف اے اجل دیدار پیغمبر تو ہونے دے ... کسی عنوان تسلی دل مضطر تو ہونے دے

ابھی جلدی ہے کیا اے دل تصدق تو بھی ہو جانا ... فدا اقدام پہ پہلے شاہ کے تو سر تو ہونے دے

ہوائے شوق سے اڑ کر صبا پہنچیگا یثرب مین ... ہمارے طائر دل مین ذرا شہپر تو ہونے دے

نہین گر وصل محبوب خدا ممکن ارے قسمت ... مگر حاضر مجھے اوس شاہ کے در پر تو ہونے دے

نہ رضوان مجھسے لے دونگی تو دربان ہے دری در کا ... اگر باور نہین تجھکو بھلا محشر تو ہونے دے

مقابل اوسکے اے خورشید ٹہریگا تو جانونگا ... نقاب زلف سے باہر رخ سرور تو ہونے دے

نہ کر داغ محبت کو تو بے بیتابی ابھی ظاہر ... یہ ہی اک ذرہ کمتر اسے اختر تو ہونے دے

ذرا عکس رخ آئینہ شہ سے تو ای گردون ... ورے اس بخت بد کو بخت اسکندر تو ہونے دے

طلبگار مدینہ ہون مجھے جنت سے کیا واعظ ... جو حورین ہین تو ہونے دے جو ہے کوثر تو ہونے دے

تری جمشید شاہی کو نہ ٹھکرادون ذرا مجھکو ... تو وصل کفش برداری آن سرور تو ہونے دے

تو رونا اور تڑپنا جالیون کو تھام کر اے دل ؛؛ ... پر آنکھون کے مقابل روضہ انور تو ہونے دے

پھرون صحرائے یثرب مین یہی حسرت ہے ای گردون ... نہین سو بار گر ممکن یہ اک چکر تو ہونے دے

بعد مصطفے مشتاق کیا غم تجھکو عصیان کا

کہ ہوگا حکم ردیشں نظر دفتر تو ہونے دے

دشت یثرب مین گر اگ بار جو چکر مارے
جا وہ عشق محمد سے بہر دلگا نہ کبھی ؛
شب معراج قدم شاہ کا پہنچا جس جا
حسرت وید مین اوس شافع محشر کے مدام
تجکو خالق نے کیا فخر مسیحا پیارے ؛
اے شہ کون و مکان تیرے در دولت پر ؛

جا کے جنت مین بہلا اپنا وہ کیا سر مارے
واعظ لاکہہ تو سمجہائے دیا سر مارے
وان فرشتے کی بہی قدرت نہین جو پر مارے
ماہ خورشید بہرا کرتے ہین در در مارے
لاکہہ مردے جئین تو ایک جو ٹہوکر مارے
پہرتے ہین قیصر و دارا و سکندر مارے

ہے تمنا یہی مشتاق ازل سے دل کی ؛
ساتہہ کلمہ کے مجھے خالق اکبر مارے

بن دیکہے نبی جی کے لے رہی سکہی نہین چین پرت موہے ایک گہری
کوئی جائے کہو اوس بیتم سے موری جات رہی سدہ بدہ سگری ؛
جان میری نبی ایمان نبی کیونکر نہ ہون مین قربان نبی ؛ ؛
وہ ہاشمی ہے او مطلبی واکے نور کی جوت جہان مین بہری
بلہار ہین واکے نین کے جن دیکہے پیارے محمد کو
واکے چرنن پہ جی جان واروں تن من مین یہی آس بہری ؛
بیتاب و پریشان چاک دلم در عشق نبی ام بار خدا ؛ ؛ ؛
تنی مہر کی موپہ کرکے بجر پہونچادے موہے یثرب نگری
کوئل کی نئی کوکت ہون سدا تورے برہ کی ماری پیارے نبی
مکہڑے کی جہلک دکہلادے تنی مت جا موری بیتا سگری

توری یاد موسے بسن آوت ہے پی پی جو پپہیا بولت ہے

یا تو دیو درس نہین دیو تبا موسی اکاہے کا ایسی پریت کری

مشتاق ہون تیرے درشن کا دکہلا دو موہے سندر مکہڑا ؞

بسبہری ہے موری سدھ بدھ سگری نہین چین پریت مین ایک گہری

رسول پاک سے جو دلکو ہین لگائے ہوئے
وہ قسمت اپنی ہین بگڑی ہوئی بنائے ہوئے

جنہین کے لیگئی صحرائے طیبہ مین قسمت
وہ اپنے دل سے ہین باغ ارم بہولائے ہوئے

نبی کے ابرو رحم کو دیکھکر یارو ؞ ؞ ؞
ہلال عید فلک پر ہے منہ چھپائے ہوئے

صفت مین صاحب معراج کی نکیون لکہون
کہ خامہ ہون پہ جبریل کا بنائے ہوئے

اوسے جلائیگی کیا خاک آتش دوزخ ؞
ہے آتش عشق نبی جلائے ہوئے ؞

بلالو مجہکو بہی للہ کوئے والامین ؞ ؞
کہ مین بہی بیٹہا ہون مدت سے لو لگائے ہوئے

نقاب زلف مین تابان ہے یون رخ انور
قمر سحاب مین جیسے ہو منہ چھپائے ہوئے

جنہون نے نکتہ میم محمدی پایا ؞ ؞ ؞
وہ لب پہ مہر خموشی کو ہین لگائے ہوئے

سمجہہ نہ واعظا مشتاق مجہکو جنت کا ؞
کہ دل ہے کوئی محمد مرا لبہائے ہوئے

کرنا تہا خاک مجہکو در بوتراب کی ؞ ؞
انسان بنا کے کیون مری مٹی خراب کی

جو عاشق رسول علیہ السلام ہو ؞ ؞
دہشت ہو کس طرح اوسے روز حساب کی

کیا منہ مرا جو وصف محمد کرون رقم
قرآن ثنا ہو جب کہ شہ لاجواب کی ؞

وہ بوئے جان فزا ہے پسینے مین شاہ کے
ہے جس کے روبرو خوشبو گلاب کی

میرے نبی کے عارض پر نور سے دلا ؞
ہمسر ہو تاب کیا ہے بہلا آفتاب کی ؞

جتنا ہو ناز اس گھڑی مجھکو تو ہی بجا
کس منہ سے حمد لاؤن بجا کردگار کی
دن رات مست بادۂ حب رسول ہون

توصیف پڑہ رہا ہون رسالت مآب کی
امت بنایا مجھکو شہ لاجواب کی
واعظ کسے ہے فکر سوال وجواب کی

مشتاق اوسکو فکر نکیرین آئے کیا
الفت ہے جسکو باعث ام الکتاب کی

شیدائے محمدؐ کو غرض خلد سے کیا ہے
حضرت کے سبب خلق ہین اظہار خدا ہے
یوسف کی قسم تو ہی بتا دے اے زلیخا
اے خضر مبارک ہو تمہین چشمہ حیوان
مردہ کا جلانا کوئی اعجاز ہے عیسے
خورشید جہانتاب جسے کہتی ہے خلقت

کوئی شہ والا اوسے حب سے سوا ہے
شاہد میری تحریر کا لولاک لما ہے
احمد سا کوئی اور بھی معشوق خدا ہے
یہان شربت دیدار نبی آب بقا ہے
یہ کام تو حضرت کے غلامون نے کیا ہے
وہ عارض پر نور محمدؐ کی ضیا ہے

مشتاق نہ رکھہ خوف قیامت کا تو دلمین
احمد تو شفاعت کو ہین پر ولے تجھے کیا ہے

رتبۂ آدم جدا شان پیمبر اور ہے
خضر سے رہبری اس راہ کی ممکن نہین
موسےٰ و عیسےٰ و ایوب و سلیمان ہین بجا
حسن یوسف پر زلیخا ناز ہے بیجا تمہین
واعظو بتلاؤ تو کعبے کو جاکر کیا کرین
زہد و تقوئی وہ کرین جو عاشق حور ہین

خادم شہ اور ہے دارا سکندر اور ہے
کوچۂ عشق محمدؐ کا تو رہبر اور ہے
مرتبہ حضرت کا پر اللہ اکبر اور ہے
رحمت للعالمین محبوب داور اور ہے
عاشق احمد کو تو اللہ اکبر اور ہے
جسپہ مین شیدا ہون واعظ وہ تو دلبر اور ہے

عطر و عنبر اور ہے اور مشک اذفر اور ہے
سچ تو یہ ہے سنبل و ریحان جس خاشاک ہینا
مہر عالم تاب حضرت کا رخ روشن ہے بس

جسم حضرت کا مگر عرق معنبر اور ہے
میرے حضرت کی دلا زلف معنبر اور ہے
جس سے سب ڈرتے ہین وہ خورشید محشر اور ہے

سیکڑون لاکھون ہین یون تو مدح خوان مصطفےٰ
جسکا ہے مشتاق عالم وہ سخنور اور ہے

آج عارض سے نقاب اپنے اوٹھا دے ساقی
روح بخش آج وہ مے مجکو پلا دے ساقی
روز کا وعدہ فردا ہین اچھا ساقی ؛
سوا ناطق کے عوض نام زبان پر تیرا
دور ہو جاے مرے دل سے غم مافیہا ؛
پی سکی جتنی یہ مے نوش پلا کر تو دیکھ ؛
جام بلورین کو رکھ دست حنا پر اپنے ؛
اپنے میخوار دل کے صدقے مجھے بھی للہ

جلوۂ طور کا عالم تو دکھا دے ساقی
جو دوبارہ دل مردہ کو جلا دے ساقی
آج ہی بس مجھے جی بھر کے پلا دے ساقی
مست ایسا مجھے للہ بنا دے ساقی
آج دو آتشہ وہ مجھکو چکھا دے ساقی
گر بہک جائے تو پہر اسکو سزا دے ساقی
ہان تماشا ید بیضا کا دکھا دے ساقی
آج تو خوب ہی سرشار بنا دے ساقی

بجذادشت نوردی کا تو مشتاق ہین ؛
اپنے کوچہ مین ڈالے تھوڑی سی جا دے ساقی

دل یہ کہتا ہے کہ اللہ طیبہ کو چلنے کے لئے
دل تڑپنے کیلئے جان نکلنے کے لئے
سورۂ نور مین الحمد کی ہو مے جہار
عرق جسم نبی لیکے یہ حورین بولین ؛؛

ورنہ تیار ہون مین دیکھ مچلنے کے لئے
ایک سے ایک زیادہ ہے مچلنے کے لئے
بادہ کش خوب ہو جا نار سے جلنے کیلئے
ایسے بڑھکر نہین خوشبو کوئی ملنے کیلئے

پہر گئی آنکھوں مین صحراے مدینے کی فضا
ہمدمو جوش جنون کو ہے ترقی میرے
واعظا چہوڑ دے یہ ذکر بہشت و دوزخ
کیا نصیب اون کے جنہین وصل محمد ہے نصیب

صحن جنت مین جو نکلا مین ٹہلنے کے لئے
دل تڑپتا ہے مرا اب سے نکلنے کے لئے
کر تو کچہ ذکر نبی جی کے بہلنے کے لئے
ایک مین ہون کہ سدا ہجر مین جلنے کیلئے

بحبت کم بخت سے ناچار ہون ورنہ شتاق
سر سے آمادہ ہون شہر کو مین چلنے کیلئے

باغ جنت اور ہے دشت مدینہ اور ہے
تابع مہر سلیمان ہین فقط جن و پری
ورنہ قارون ہے دنیا اسکا مین خواہان نہین
مشک و عنبر اور عطر گل ہزارا کچہ نہین
یہ نہین تم جس سے پہنچے چرخ چارم پر مسیح
طور پر کیا ڈہونڈہتے ہو حضرت موسی کہو

اوسکا نقشہ اور ہے اسکا قرینہ اور ہے
ہے دو عالم جسکا تابع وہ نگینہ اور ہے
جسکی ہے مجکو ہوس وہ تو خزینہ اور ہے
جسم محبوب دو عالم کا پسینہ اور ہے
ہو رسائی عرش تک جس سے وہ زینہ اور ہے
جسمین ہین وہ جلوہ فرما وہ آئینہ اور ہے

لائین کیا شتاق ساطر سخن اہل دکن
بندش مضمون کا اس کے قرینہ اور ہے

خمسہ مصنف

ہسکتا ہون پریشان خوار و ابتر یا رسول اللہ
پہرا دو اب نہ مجکو آپ در در یا رسول اللہ

کوئی مونس ہے میرا اور نہ یاور یا رسول اللہ
مرا اس ہند مین ہے حال ابتر یا رسول اللہ

بلالو کاش مجکو اپنے در پر یا رسول اللہ

غم و رنج و الم اور یاس و حسرت ہاں میں مجھے گھیرے
تمہیں آقا تمہیں سرور تمہیں ہو رہنما میرے
کھڑا یہ عرض کرتا ہوں در دولت پہ میں تیرے
قیامت کو سوا نیزے پہ جب خورشید آ ٹھیرے
اڑھانا مجھکو تم دامان اطہر یا رسول اللہ

تصدق یا محمد مصطفے اپنی شرافت کا
تصدق یا حبیب اللہ اپنے سر قامت کا
تصدق یا رسول دو سرا ختم رسالت کا
تصدق سید الشہدا و خاتون قیامت کا
سونگھاؤ اپنی مجھکو زلف عنبر یا رسول اللہ

بلا فرماؤ کیونکر جاؤں میں دربار داور میں
نہیں ہے نام کو بھی ایک نیکی میرے دفتر میں
یہ ڈر ہے ہو نہ رسوائی کہیں میدان محشر میں
تمہیں الطاف سے یا مصطفے میدان محشر میں
مری بگڑی بنانا پیش داور یا رسول اللہ

تلینگے جسگھڑی میزان میں اعمال نیک و بد
تمہاری چاہیے امداد مجکو اوس گھڑی احمد
سفارش کا یہی موقعہ ہے بس یا شہ امجد
خدائے پاک سے دلوائیے فی الفور حکم رد
گناہوں کا کیا ہے میرے جو دفتر یا رسول اللہ

تپاں ہے روح قالب میں کہ مشکل سخت ہووے گی
غضب ہے پہلی ہی منزل میں تنہائی ہی ہوویگی
مری حالت پہ میری بیکسی افسوس رو دیگی
اندھیری قبر میں ہیہات کیا کیا مجھپہ گذریگی
مرے دل کو یہی ڈر ہے اکثر یا رسول اللہ

تمہیں خالق نے بے شبہہ کیا ہے مجمع خوبی
مری بھی کیجئے یا مصطفے یہ آرزو پوری
پڑی ہے ہاتھ دھو کر میرے پیچھے ہائے مہجوری
زراہ لطف محبوبی دکھا دو جلوہ خوبی
غم فرقت سے ہے مشتاق مضطر یا رسول اللہ

مربع

اپنی الفت کا ساغر پلا دو ٭ مست و بیخود مجھے تم بنا دو
زنگ دوئی کو دل سے مٹا دو ٭ صاف آئینہ اسکو بنا دو ٭
اب نہ ترساؤ فرقت مین اتنا ٭ ہجر مین سخت مشکل ہے جینا
طور سا جل اٹھون ہے تمنا ٭ ایک نظر اپنا جلوہ دکھا دو
یا نبی آپ سن لو خدارا ٭ ہے یہی مقصد دل ہمارا
دیکھون ہر شے مین جلوہ تمہارا ٭ چشم دل کو میرے وہ جلا دو
دلکا ہی خاص اپنے یہ مقصد ٭ لطف سے اپنے یا شاہ امجد
مثل یوسف مجھے یا محمد ٭ چاہ الفت مین اپنی ڈبا دو
نفس نے کھوئی ہے راہ ایمان ٭ ہون بہت یا محمد پریشان ٭
ہے ترقی پہ یہ مرض عصیان ٭ بحر حق اس سے مجھکو شفا دو
التجا آپسے ہے یہ ہر دم ٭ تم کو لازم ہے لطف و ترحم
بہر حسنین یا شاہ اکرم ٭ خواب غفلت سے مجھکو جگا دو
تم ہو مختار یا شاہ میرے ٭ دل کا برلاؤ ارمان میرے
خلد پا جاؤن مرقد کو میرے ٭ گر مدینے مین تھوڑی سی جا دو
ہے توقع تمہاری عطا سے ٭ میری حالت پہ بس رحم کھا کے
بہر خیر النسا کبریا سے ٭ سب خطائین میری بخشوا دو
تیری فرقت نہین دیتی جینے ٭ دی تسلی نہ اب تک کسی نے ٭
ہند سے جلد پہنچون مدینے ٭ رستہ کوئی ایسا بتا دو ٭
کیا کرون عرض یا شاہ امجد ٭ خوف مرقد سے واللہ بے حد

عرض مشتاق ہے یا محمد ٭	وحشت قبر دل سے مٹا دو ٭

مدحیات متفرقات

تو بخن واقرب پہ غور تو کر کہان وہ پیارا حجاب مین ہے
مگر غضب تو یہی ہے زاہد دوئی کی تو خود نقاب مین ہے
ادہر بہی وہ ہے اودہر بہی وہ یہان بہی وہ اور وہان بہی وہ
یہی ہے نقطہ کہ سید جسکا لکہا یہ ساری کتاب مین ہے ٭
مین عشق جانان مین جی جلا کر ہمیشہ خون جگر ہون پیتا
نہ کیف ایسا شراب مین ہے مزہ نہ ایسا کباب مین ہے
مرے بیان کو نہ جہوٹ جانو مین رہت کہتا ہون خوب سمجہو
شعاع عکس رخ صنم ہے یہ تاب جو آفتاب مین ہے ٭
اوسیکا جلوہ ہے ماہ خور مین اوسیکا نقشہ ہے باغ عالم ٭
اسیکی خوشبو ہے مشک چین مین اوسیکی رنگت گلاب مین ہے
پہر آیا جاکے حرم مین واعظ ہوا نہ دیدار اوسکو حاصل
بہلا نظر آئے خاک اوس کو جو مست دوئی کے خواب مین ہے
اگر ہے مشتاق دید دلبر تو دل کی خلوت مین تک نظر کر ٭
بہٹک نہ در در تمیز تجہکو جو کچہ خطا و ثواب مین ہے ٭

مناجات

تو ستار و غفار ہے یا خدا
سوالی ہوں در پر ترے میں غریب
بحق جناب رسول کریم
یہ ہے التجا تجھسے یا رافع
کریں جب نکیرین آکر سوال
قیامت میں جب قبر سے میں اٹھوں
نہیں جسگھڑی نامہ اعمال کے
بحق محمد بحق بتول
پریشان نہ خورشید محشر سے ہوں
تلے خیر و شر جب کہ میزان میں
گذرنے لگوں پل سے جب اے کریم
عطا باغ جنت میں ہو وہ مکان

مری بخشدے جسقدر ہی خطا
الٰہی تو برلا مرا مدعا
ہوں سختی نزع میں مبتلا
مجھے تنگی قبر سے لے بچا
دلا یاد تو کلمۂ مصطفےٰ
زبان پر ہو یا مصطفےٰ یا مصطفےٰ
توقع ہے تجھسے یہ اے کبریا
مجھے دل ہنے ہاتھہ میں ہو عطا
خدایا طفیل علے مرتضےٰ
عنایت سی نیکی کا پلہ جھکا
وہاں دستگیری تو کر کبریا
کہ کہلا وں ہمسایۂ مصطفےٰ

ازل سے ہے مشتاق یہ پر خطا
کہ خاتمہ بخیر ہو یارب مرا

رسول اکرم خدا کے پیارے جمال اپنا دکھا تو دیتے
میں صدقے جی جان سے تمہارے جمال اپنا دکھا تو دیتے
ہیں بلاتے اگرچہ در پر تو کرکے احسان میرے سرور
رخ ندیدہ کو اک نظر بھر جمال اپنا دکھا تو دیتے
میں ہند میں ہوں ذلیل و ابتر تمہاری فرقت میں یا پیمبر

یہ کہہ رہا ہون بحال مضطر جمال اپنا دکہا تو دیتے ٭٭

ستا رہی ہے تمہاری فرقت ہو اس طرف بہی نگاہ الفت
یہی ہے دل کو کمال حسرت جمال اپنا دکہا تو دیتے

تڑپتی گذری ہے عمر ساری نہ تمنے عاصی کی بات پوچھی ٭
ہے کوچ کی اپنے اب تیاری جمال اپنا دکہا تو دیتے ٭

سنو سنو ای حبیب یزدان یہی ہے دلمین خیال ہر آن
کہین نہ رہجائے باقی ارمان جمال اپنا دکہا تو دیتے

جو مجھکو بخشی تہی اپنی الفت تو یہ بہی لازم تہا میرے حضرت
غریب مشتاق کو بہ شفقت جمال اپنا دکہا تو دیتے ٭٭

قصیدہ در شان غوث اعظم

جو ذکر غوث معظم کا سننے آتے ہین ٭
خدا سے پاک سے انعام خلد پاتے ہین

جناب غوث کی توصیف لکہ کے ہم اپنے
سیاہی نامہ اعمال سے مٹاتے ہین

سنا ہے قبر مین اپنے مرید کی خاطر ٭
مدد کو حضرت پیران پیر آتے ہین

پہنسے جو رنج و مصیبت مین آپکا خادم
تو بند غم سے اسے غوث آ چہڑاتے ہین

ترا وہ رتبہ عالی ہے پیر جیلانی ٭
کہ در پہ تیرے ملک آ کے سر جہکاتے ہین

خوشا نصیب ہین اون کے جنہین کہ غوث درا
کرم سے اپنے در فیض پہ بلاتے ہین ٭

بلا یا در پہ دکہایا نہ خواب مین جلوہ ٭
گئے فراق مین ہم ہائے غل مچاتے ہین

خدا کے واسطے دکہلا دو روئے تابان کو
تمہارے ہجر کے صدمے ہمین ستاتے ہین

جو سیر کرنے نکلتے ہین گھر سے وہ باہر
تو آنکھین راہ مین خورشید و مہ بچھاتے ہین
ہمین بھی ہوئے غلامی نصیب اوس در کی
دعا یہی سحر و شام مانگے جاتے ہین

یہی خیال ہے مشتاق وہ شہ عالی ٭
جمال پاک مجھے کب تلک دکھاتے ہین

پردہ کو اٹھا دو یوسف کو شرما دو
شیدا کو اپنے شاہا عارض ٹک دکھلا دو
قید الم سے حضرت لله مجھے چھڑا دو
اپنی گلی مین تھوڑی اس خادم کو جا دو
الیسی سے بلوا دو خود مجھے بتا دو
واللہ حب دنیا دل سے مرے ہٹا دو
شک ختن جو مانگون مشکین تم زلف ہلا دو
زلفون کی اپنی ٹک خوشبو مجھے سنگھا دو
گیسو کو رخ پہ لٹکا نقشہ یہ بتلا دو
شام و سحر کو یکجا عالم کو دکھلا دو
ہان وہ ہی کہ من رانی یادسے زرا سنا دو
منصور کا انا الحق کہنا ابھی بھلا دو
مجھکو مرے عزیز و تحفہ یہی منگا دو
آنکھون مین خاک یثرب لا کر کوئی لگا دو
راہ مدینہ مجھکو یارو کوئی بتا دو ٭
یثرب کے جانے والو احمد سے ملوا دو
دشمن جو دین کے ہین حضرت انہین سزا دو
اپنے غضب کی اونپر شاہا برق گرا دو
ہون یا نبی پریشان مقصد یہ دلوا دو
بحر الم سے کشتی مری پار لگا دو
میزان پہ آنکر ہان عصیان سے مرگ بنا دو
نیکی کا مری پلہ شاہا زرا جھکا دو ٭
منکر نکیر سے تم آکر مجھے چھڑا دو
مرقد مین یا محمد کلمہ یاد دلا دو ٭

اس جیوا پہ اپنا لطف و کرم فرما دو ٭
مشتاق ہون تمہارا عارض ٹک دکھلا دو

مسدس مصنف

زال دنیا ہے عجب بے وفا ۂ
اس کی باتون پہ ندو دل کو ذرا

وام مین لاکر یہ کرتی ہے دغا
اس کی طینت مین نہین بوے وفا

جسکا سیوم آج ہے بار آلہ
اوسپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

کیا ستم ہے کیسے کیسے نازنین
کردے برباد اسنے بالیقین

جنسے شرما جائے تہا ماہ مبین
نام کو بہی اب نشان اونکا نہین

جسکا سیوم آج ہے بار آلہ ۂ
اوسپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

کل تلک تہے جو اک عالم کے شفیق
گہیرے تہے ہر طرف سے اونکو رفیق

عطر و عنبر مین سدا رہتے غریق
جانتے سب فرزدن خود کو لئیق

جسکا سیوم آج ہے بار آلہ ۂ
اوسپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ ۂ

یک بیک وہ آج سب کو چہوڑ کر
اپنے بیگانون سے الفت توڑ کر

جابسی ایسی جگہ وہ بے خبر
جنکی کچہہ مطلق نہین ملتی خبر

جسکا سیوم آج ہے بار آلہ ۂ
اوسپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

کیا ہوئی وہ آج اونکی افسری
ہے کہان وہ آج اونکی خودسری

نہ تو وہ سر ہے نہ ہے تاج زری
رہگئی سب دولت دنیا دہری

جسکا سیوم آج ہے بار آلہ

او سپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

وقت نزع کیا کہون وہ جو تہا
غیر کے کل تک جو تہے حاجت روا
وہ بچشم یاس ہر سو دیکہتا
بیکسی مین آج ہین وہ مبتلا

جبکا سیوم آج ہے لے بار الہ
او سپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

اونچے اونچے جنکے تہے اکثر مکان
ہاے وہ تنگئے مرقد الامان
قبر کا باقی نہین اون کے نشان
جس بیان سے کانپتی ہی مری زبان

جبکا سیوم آج ہے لے بار آلہ
او سپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

آئے ہونگے جس گہڑی منکر نکیر
کرکے زندہ اوس کو از حکم قدیر
خشمگین وہ اونکی صورت یا قدیر
یون کہا ہو گا بتا اے بے نظیر

جبکا سیوم آج ہے بار آلہ
او سپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

کون خالق ہے ترا تو سچ بتا
کون سا تہا دین دنیا مین ترا
کون پیغمبر ہے ترا کہہ ذرا
اور کس آئین پہ چلتا رہا

جبکا سیوم آج ہے بار آلہ
او سپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

گر ملا اوس کو وہان شافی جواب
ورنہ یہ سمجہو کہ ہے مٹی خراب
رحمت حق ہوتی ہے تب بیحساب
ہر گہڑی ہے اک نیا اوس پر عذاب

جبکا سیوم آج ہے لے یار آکہ
اوسپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

کیا نہ تہی اس روز کی تجھکو خبر
کیون نہ کی قول پیمبر پہ نظر

تو جو دنیا مین رہا یون بے خبر
ہے مقام قبر یعنے پر خطر

جبکا سیوم آج ہے لے یار آکہ
اوسپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

چیخ کر روتا ہے بندہ زار زار
کوئی مونس ہے نہ کوئی غمگسار

پر کوئی سنتا نہین اوسکی پکار
گر کوئی ہے بہی تو ہے بس مور و مار

جبکا سیوم آج ہے لے یار آکہ
اوسپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

اے خدا تجھسے ہے یہ میری دعا
اور حور محشر سے لے رب کو بچا

ہر عذاب قبر سے سبکو رہا
یا خدا بہر محمد مصطفے

جبکا سیوم آج ہے لے یار آکہ
اوسپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

یا خداوند جہان بہر نبی ؛
ہو جدائی روح و تن مین جسگہری

ہر دعا مقبول ہو مشتاق کی ؛
ہو زبان پر مرے نام احمدی

جبکا سیوم آج ہے یار آکہ ؛
اوسپہ رحمت کی نظر سے کر نگاہ

دستیدہ غوثیہ

کب تک رہون مین حیران بغداد کے بسیا
اس ہند مین پریشان بغداد کے بسیا

الطاف کر کے مجکو بلوالو اپنے در پر
یہ التجا ہے ہر آن بغداد کے بسیا

سرتاج اولیا ہو معشوق کبریا ہو
دلیون مین تم ہو ذیشان بغداد کے بسیا

مردے جلائے تمنے بچھڑے ملائے تمنے
عاشق تمہارا یزدان بغداد کے بسیا

مدت سے آرزو ہے دلکو یہ جستجو ہے
دکھلا دو روئے تابان بغداد کے بسیا

اے دستگیر عالم لازم ہے اب ترحم
ہون دست غم سے نالان بغداد کے بسیا

رنج والم مین حضرت میری کرو حمایت
مین آپ پہ سے قربان بغداد کے بسیا

اسوقت بیکسی مین تنگی و بے بسی مین
ہو مجپہ تم مہربان بغداد کے بسیا

مشتاق ہون کہ تنہا اپنا دکھا دو جلوہ
ہون آپکا ثنا خوان بغداد کے بسیا

قصیدہ دیگر

رتبے سے تیرے حق ہے ماہر یا سیدنا عبد القادر
ترے وصف مین زبان ہے قاصر یا سیدنا عبد القادر

جی جان سے جو تیرا عاشق ہے اور تیرے عقیدت واثق ہے
ہر جا پہ ہو تم اوس کے ناصر یا سیدنا عبد القادر

تسے یہ گذارش ہے میری للہ نکیجے گا دیری
پامال ہون ہمیر سب خاسر یا سیدنا عبد القادر

بغداد مین بلوا کے مجکو دیدار دکھا دو تم مجکو
آپہنچا میرا وقت آخر یا سیدنا عبد القادر

پیدا نہ ہوئے گو حسرت کی مان کی حمایت از عدت
ہر وقت رہے ہو تم ناظر یا سیدنا عبد القادر

فرقت مین تمہاری یا سرور مشتاق کی حالت ہے ابتر
تپ غم نے کیا اوس کو لاغر یا سیدنا عبد القادر

الفت ہے جسکے دلمین شہ دستگیر کی ؞
رحمت ہے اوس بشر مین خدا قدیر کی

اپنے مریض ہجر کی یا پیر لو خبر
فرقت سے جان لب پہ ہے شہا مجھ حقیر کی

جسکو ہے بغض آپ سے سرتاج اولیا
فی النار والسقر ہے سزا اوس شریر کی

بتلاؤ کس ولی نے یہ پایا ہے مرتبہ ؞
اولاد مین ہو آپ جناب امیر کی ؞

کر مجکو اپنے دولت دیدار سے غنی
ہر لحظہ ہے صدا یہی تیرے فقیر کی

پائی ہر اک مراد تمہارے طفیل سے
منت نہ مین نے کی کسی شاہ و وزیر کی

مشتاق اوسکو دولت کونین مل گئی ؞
رویت جسے ہو حضرت پیران پیر کی

قصیدہ

مسا غوث الاعظم سحر غوث الاعظم
وظیفہ ہے آٹھون پہر غوث الاعظم

بر آئی تمنائے دل ایک دم مین ؞
کرین لطف خادم پہ گر غوث الاعظم

محمد ہین گر رشک خورشید یارو ؞
تو ہے شبہ رشک قمر غوث الاعظم

نہ دیکھا صد افسوس روئے مبارک
اسی غم سے ہے چشم تر غوث الاعظم

خدا کے لئے لاؤ تشریف شاہا ؞
کہ ہین چشم و دل منتظر غوث الاعظم

خدا سے کہونگا یہ محشر مین جاکر ؞
مرا جگ مین تھا راہبر غوث الاعظم

بلا لیجئے مشتاق کو اپنے در پر ؞
پھرون کب تلک دربدر غوث الاعظم

قصیدہ

گذارش

زبان لاؤن کہان سے کبریا کی	کرون مدحت جو ذات مصطفےٰ کی

بعد حمد خدا و نعت مصطفےٰ یہ خاک پائے اہل سخن گرفتار رنج و محن ہیچمدان کج مج زبان منشی سید محمد جان دہلوی۔ شاگرد حقیر آفتاب فلک سخنوری و نیر برج شاعری و قیقہ رس نکتہ سنج بلبل ہندوستان جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی عرض پرداز ہے کہ خادم کو دعوے شاعری نہین نہ اس راہ دشوار گذار سے واقف محض حصول ثواب دارین کی امید پر اسقدر جسارت کی ورنہ میری وہ حالت ہے کہ جنت کے قابل نہین اور دوزخ ہے مجھسے خود بیزار پس ایسی حالت خوف و رجا مین خیال ہوا کہ کیا عجب ہے کہ خلاق لم یزل و عزیز بے بدل برکت مدحت نبی کریم علیہ التحیہ والتسلیم روز حشر جائے امن بخشے کیونکہ شعر

نہ طاعت کا نہ تقوی کا نہ کچھ اپنی عبادت کا	بھروسہ ہے قیامت مین محمد کی شفاعت کا

لہذا اہل فضل و کمال ذات ستودہ صفات سے امید ہے کہ میری غلطی و خطا پر نظر نکتہ چینی نہ ڈالین کاتب کے سہو پر توجہ نفرما کر خلعت عطا سے سرفراز فرما کر ممنون و مشکور فرماوین

اے سامعین مدحت سرور سنو سنو	اے عاشقان دلبر داور سنو سنو
اے ذاکران شافع محشر سنو سنو	اے واصفان آل پیمبر سنو سنو

خواہش نہین کہ نیک کہین مجھکو خاص و عام
کار ثواب جان کے مین نے کیا یہ کام

قصیدہ

جناب غوث میری التجا سنو تو سہی
تمام خلق خدا پر ہے لطف اور اکرام
اے غوث میری بھی مشکل کشائی فرماؤ
ہر اک طرف سے غم و رنج نے ہے آگھیرا
ادھر بھی چشم عنایت کو وا کرو شاہا
بروز حشر مجھے بھی رکاب مین لینا

دکھادو چہرۂ زیبا ذرا سنو تو سہی
فقط مجھی سے ہو صاحب خفا سنو تو سہی
ہو تم زمانہ کے مشکل کشا سنو تو سہی
بجز تمہارے کہون کس سے ماجرا سنو تو سہی
کھڑا ہے در پہ تمہارے گدا سنو تو سہی
نہ بھول جانا برائے خدا سنو تو سہی

تمہارے روضہ کے مین دیکھتا ہون مشتاق
بلا لو در پہ برائے خدا سنو تو سہی

اعلان

مالکان مطابع و تاجران ذی وقار کی خدمت مین گذارش ہے کہ اس دیوان کا حق تالیف و طبع محفوظ ہے بدون اجازت مصنف کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانیکا نکرین بطمع نفع قلیل نقصان کثیر نہ اوٹھاوین ہان جسقدر نسخہ مطلوب ہون خادم سے طلب کرین

المشتہر

خاکسار مستی سید محمد جان مشتاق دہلوی بھنڈی بازار متصل مسافر خانہ
اسمعیل حبیب کو پر سٹریٹ نمبر ۲ بمبئی